



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 6 مئی 1997ء مطابق 28 ذوالحجہ 1418 ہجری (بروز منگل)

صفحہ نمبر	فہرست	نمبر شمار
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	وقفہ سوالات	۲
۳۱	رخصت کی درخواستیں	۳
۳۲	تحریک التوا نمبر 11 منجانب عبدالرحیم مندوخیل (تحریک پر زور نہیں دیا)	۴
۳۶	تحریک التوا نمبر 12 منجانب عبدالرحیم مندوخیل	۵

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چوتھا اجلاس مورخہ ۶ مئی ۱۹۹۷ء بمطابق ۲۸ ذی الحجہ ۱۴۱۸ ہجری (بروز منگل) بوقت عین بجکر عین منٹ پر (سہ پہر) زیرِ صدارت جناب مولوی نصیب اللہ، ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونڈ میں منعقد ہوا۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین آخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ط لَهُمْ فِيهَا آزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَوُجُدُهَا ظِلٌّ ظَلِيلًا ۝

ترجمہ: (۵۷) اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو سُن لیا اور نیک عمل کئے ان کو ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کو پاکیزہ بیویاں ملیں گی اور انہیں ہم گھنٹی چھاقوں میں رکھیں گے۔

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ ۝

جناب ڈپٹی اسپیکر جزاک اللہ

وقفہ سوالات

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل اپنا سوال نمبر ۱۸ دریافت فرمائیں۔

۱۸۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر جنگات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

۔۔ یکم جولائی ۱۹۹۰ء سے اب تک صوبہ میں ٹکمرہ کے زیرِ تحت مکمل شدہ زیرِ تکمیل اور زیرِ تجویز مختلف پراجیکٹس / اسکیموں اور منصوبہ جات کی کل تعداد، نوعیت، نسیز ان پراجیکٹس / اسکیموں، منصوبہ جات کے لئے مختص شدہ تخمینہ لاگت اور ان پر خرچ شدہ رقم کی علیحدہ علیحدہ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

ب۔۔ مذکورہ بالا مکمل شدہ پراجیکٹس / اسکیموں / منصوبہ جات کی تاریخ تکمیل نسیز زیرِ تکمیل پراجیکٹس کی اب تک مکمل نہ ہونے کی وجہ اور ان پر خرچ شدہ رقم، مرحلہ کام اور نوعیت فنڈز وغیرہ کی پراجیکٹ / اسکیم اور منصوبہ وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) معزز رکن کے استفسارات کے جواب بابت پراجیکٹس / اسکیم ہائے کی فہرست ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

۔۔ تمام مکمل شدہ پراجیکٹس / اسکیموں کی سال تکمیل متذکرہ بالا جدول میں بیان ہو چکی ہے۔ رواں مالی سال میں زیرِ تکمیل پراجیکٹس / اسکیمات کی کل تعداد ۱۵ پندرہ ہے صرف ایک اسکیم بعنوان ”قیام چڑیا گھر بمقام غنڈی کونڈہ“ پر اس سال کام جاری نہ رہ سکا۔ جسکی وجہ حکومت بلوچستان کے مالی وسائل کی کم پائی ہے جیسے ہی مالی وسائل دستیاب ہوئے مذکورہ بالا اسکیم پر کام دوبارہ شروع کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال نمبر ۱۸ پر اگر کوئی ضمنی ہے تو دریافت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب صفحہ نمبر دس پر لسٹ جو فراہم کی گئی ہے مختلف اسکیموں کی۔ تو میں ایسے ہی پوچھوں گا کہ مجموعی تخم پاشی کا کوئی پلان ہے۔ ہوائی تخم پاشی

کے ذریعے۔

میر عبدالکریم خان نوشیروانی جناب بلوچستان میں کوئی ایسا ہوائی جہاز نہیں ہے جو پہاڑوں میں یا اور جگہوں پر درخت وغیرہ کے تخم پھینکے دیگر ممالک میں تو ٹھکے زراعت کے تو اپنے ہوائی سپرے کا انتظام ہے۔ بلوچستان میں ہوائی ذریعے سے کوئی بیج نہیں پھینکا گیا ہے۔ مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) کہہ صاحب یہ جنگلات والوں کا کام ہے زراعت والوں کا نہیں۔ پچھلی حکومت نے کیا ہے۔

بسم اللہ خان کاگڑ جناب اسپیکر! یہ جو سوالات ہو رہے ہیں میں سمجھتا ہوں ٹھیک ہیں ہمیں ایک رکن کر لیتا ہے لیکن اس سے آشنائی سب ارکان کا حق بنتا ہے۔ اب جس چیز پر بحث ہو رہی ہے اس کی کاپی ہمارے کسی ممبر کے پاس نہیں ہے۔ لکھا گیا ہے کہ آپ لائسنسیری ریکارڈ میں ملاحظہ فرمائیں۔ اب اس میں دیکھا ہے اس کے لئے عین لاکھ ساٹھ ہزار روپے مختص بھی ہو چکے ہیں لیکن جب یہ کاپیاں ہمارے پاس نہیں ہوئیں تو ہم ضمنی سوال کیسے کریں گے۔ آپ برائے مہربانی اسے ڈائریکٹ ٹھکوں کو جاری کریں۔ کہ جوابات کی کاپیاں ہر ممبر کے لئے ایک ایک بھیجا کریں تاکہ ہم بھی کچھ کر سکیں۔ کہ جواب میں کیا ہے اب تو ہم جتنے ممبر بیٹھے ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ کسی کے پاس یہ کاپی نہیں ہے تو آپ برائے مہربانی ایسی ہدایات جاری کریں کہ آئندہ جو ٹھکے جواب دے وہ ہر ممبر کے لئے کم از کم ایک فوٹو کاپی بنا کر بھیج دے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل جناب اسپیکر! ٹھکے نے تو بنا کر بھجوا دیا ہے جو رحیم صاحب کو اس کی ایک کاپی ملی ہوئی ہے یہ بھایا اسمبلی سیکریٹ کا کام ہے کہ اس کی کاپیاں بنا کے سب ممبروں میں تقسیم کرے۔ اور میں تائید کرتا ہوں بسم اللہ خان کاگڑ کی۔ جب تک ہمارے پاس اس کی کاپیاں نہیں ہونگی انفارمیشن نہیں ہونگے۔ تو کیا اس ہاؤس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ پھر ہمارا تعلق بھی نہیں رہ جاتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں کہ یہ بڑا بنیادی

مسئلہ ہے کہ باقی ممبران کے پاس جواب ڈٹیل میں نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جناب چونکہ اس کا جواب کافی ضخیم ہے لہذا صرف عین کاپیاں لائے ہیں ایک جس نے سوال پیش کیا ہوا ہے ایک میرے ساتھ ہے اور ایک متعلقہ وزیر کے پاس ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب آج کی خیر جو کچھ ہوا ہے آئندہ کے لئے تجویز ہے جو کاپی آجائے گی اس کی فوٹو اسٹیٹ بنا کر تمام ممبران کے ٹیبل پر رکھیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ٹھیک ہے آئندہ کے لئے ایسا بھی انتظام کریں گے۔ اور کوئی سوال۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب میرا ایک ضمنی سوال ہے صفحہ ۸ پر ہے ایک رنگین فلم بنائی گئی تھی ہوائی جھگٹ کے بارے میں حیوانات کے لئے جنگلی حیوانات اور دوسرے پرندے آئیٹم ۱۰ صفحہ ۸ پر دیا ہوا ہے کہ ہوائی رنگین فلم بعنوان جنگلی حیات "بلوچستان" میں یہ پوچھوں گا یہ فلم جنرل پبلک کے لئے ریلیز ہوئی ہے یا یہ فلم جنرل لوگوں کے لئے ریلیز ہوئی ہے۔ کیا آپ اسکو پبلک کے لئے ریلیز کریں گے؟

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) نہیں ریلیز ہوئی۔ نہیں کریں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل اس کی وجہ کیا ہے یہ فلم اس لئے بنائی جاتی ہے کہ سارے حیوانات یا ہمارے جھگٹ کے بارے میں باہر کی دنیا کو بھی آگاہی حاصل ہو تاکہ وہ لوگ دیکھیں۔ اور وہ اس سے کافی متاثر ہوں اور وہ پھر اس میں باقاعدہ سرمایہ کاری کریں۔ ماحولیات پر خرچہ ہوتا ہے تمام دنیا والے کرتے ہیں تو اس کا بڑا فائدہ ہوتا ہے ہم تجویز کریں گے کہ اس کو ریلیز کیا جائے بیرونی ممالک کے لئے بھی اور ہمارے لئے بھی تاکہ ہماری یہ قدرتی زندگی اس سے ہمارے لوگ مستفید ہوں اور اس میں زیادہ انوسٹمنٹ بھی کر سکیں۔ یہ جو آپ کا کام ہے اس کو اپنی شیٹ بھی کر سکیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) فی الحال تو کوئی ایسا پروگرام نہیں ہے جو سرکاری

فٹگشن ہوتے ہیں یا کوئی تو وہاں پر جو بھی ہو اس کو دکھانے کے لئے ہوتا ہے لیکن عام پبلک کے لئے فی المال نہیں ہے۔ آپ کی تجویز ہے ٹھیک ہے۔ لیکن فی المال نہیں۔

بسم اللہ خان کا کٹر جناب اس کا ضمنی سوال ہے نمبر ۱۰ پر تعمیر وزیر اعلیٰ ریٹ ہاؤس بمقام ہزار گنجی چلتن نیشنل پارک تو وزیر اعلیٰ ریٹ ہاؤس بنوانا۔ کیا یہ بھی حکمہ جنگلات کا کام ہے۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر! یہ کاپیز کا نہ ہونا دوسرے اراکین کے لئے ہم لو پھر Colopose ہو کر بیٹھے ہیں کہ ہو کیا ہو رہا ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس جوابات کی نقول ہی نہیں ہے اور ہمیں تو سمجھ ہی نہیں آیا کہ کیا ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر آئندہ کے لئے انشاء اللہ انتظام کریں گے۔

میر جان محمد خان جمالی چونکہ اس وقت سوالات کی جو اہمیت اور افادیت ہے وہ کہیں کی نہیں رہی ہے۔ طریقہ کار ایسا کریں کہ ایوان مستفید ہو اور پھر اس کے ذریعے سارا صوبہ بھی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر ابھی تو معذرت خواہ ہیں آئندہ انتظام کریں گے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جناب یہ گزشتہ جنگلات والوں نے بنایا ہے میرے ساتھ جو لسٹ پڑی ہوئی ہے اس میں جو انہوں نے طریقہ دیا ہے اس کے مطابق تو جنگلات والوں نے بنایا ہے اب خدا جانے اس وقت جنگلات کا کیا طریقہ کار تھا جس طرح کہ انہوں نے بنایا ہے اس کا اپنا طریقہ کار ہے آئندہ کے لئے جو طریقہ کار ہے اس پر ہم سوچ کر کے ساتھیوں سے مشورہ کر کے آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب اسپیکر! جنگلات کے چیف کنزرویٹر کو یہاں تو بیٹھنا چاہئے تھا تاکہ آپ کو بریف کرنا اس مسئلے کے لئے کیونکہ ایک اہم مسئلہ ہے بلوچستان کا۔ آپ دیکھیں کہ ہمیشہ سی این این، یا بی بی سی کے کسی اسٹیشن میں یہ دیکھیں ان پروگرام جہاں ورلڈ میں ان کے لئے ایک مخصوص پروگرام ہوتا ہے ہمیشہ لوگوں کو دکھایا جاتا ہے تو چیف کنزرویٹر

ہونا چاہئے تھا یا کسی ڈی ایف او کو پکڑ کر لانا تھا کہ وہ آپ کو بریف کرنا۔ اس مسئلے کے لئے جناب۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) مجھے اس بارے میں بریف کیا گیا ہے نوشیروانی صاحب کو پتہ نہیں ہے۔ گزشتہ حکومت میں یہ سب کچھ ہوا ہے آپ کے سامنے ہے وزیر اعلیٰ ریٹ ہاؤس۔ کونٹ ہزار گنجی چٹن نیشنل پارک میں بنایا گیا ہے یہ تو ایک حقیقت ہے کہ جھگات والوں کا اس کے ساتھ کیا کام ہے تو انہوں نے بنایا ہے وہاں پر۔ یہاں آپ کے سامنے لسٹ پڑی ہے گزشتہ گورنمنٹ کے دور میں ہوا اور لسٹ آئندہ کے لئے آپ کو دے دیں گے۔ یہ اگر چاہیں تو اس کی فوٹو اسٹیٹ بھی بنا کر دے دیں گے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ابھی دے دیں سیشن کے بعد تو کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ شیخ جعفر خان مندوخیل یہ کہاں ریٹ ہاؤس ہے۔ مجھے بتائیں شاید مجھے یاد آجائے۔ مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) تعمیر وزیر اعلیٰ ریٹ ہاؤس بمقام ہزار گنجی چٹن نیشنل پارک۔ جعفر خان کو یا کسی صاحب کو اس کا زیادہ علم ہوگا۔

نواب ذوالفقار علی ملکسی ہم مولانا صاحب کو کہتے ہیں کہ سیشن کے بعد وہ ریٹ ہاؤس تو دکھائے۔ چل کر وہاں پر۔ ہم دیکھ تو لیں۔ وہ ریٹ ہاؤس کہاں ہے؟

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) آپ کو پتہ ہوگا۔

نواب ذوالفقار علی ملکسی اس لئے تو کہہ رہا ہوں آپ کا جواب ہی غلط ہے۔ آپ چلیں دکھائیں وہ ریٹ ہاؤس کدھر ہے؟

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) چلو چلتے ہیں دونوں۔

بسم اللہ خان کاکڑ جناب اسپیکر میں نے اس سوال کے جواب کی ایک کاپی حاصل کی ہے۔ اگر آپ اس کے صفحہ ۶ دیکھیں تو عین جگہوں پر ۸ اور ۶ پر بھی ہم چڑیا گھر بمقام میاں غنڈی ضلع کونٹہ جس پر خطیر رقم خرچ ہوئی ہے۔ تکمیل نامکمل اسکیم ہے اور ۲۶ پر مطالعہ امکانات برائے چڑیا گھر میں غنڈی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بہت بڑی رقم خرچ ہوئی ہے۔

اس سوال کے جواب کو اس وقت تک نامکمل تصور کیا جائے۔ جب تک اس کے جواب کی کاپیاں ہر ٹیبل پر نہ ہوں۔ اور یہ کروڑوں روپے کے ہیں جو ہمیں کنفیوز کر رہے ہیں۔ ایک چڑیا گھر کیلئے اسی مد میں ۸۔ ۹ اور ۲۶ پر میاں غنڈی میں۔ مجھے اس بارے میں پتہ تو نہیں ہے کہ وہ قائم ہوا ہے یا نہیں۔ لیکن اس کیلئے عین جگہوں پر رقم خرچ کی گئی ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب والا۔ اس کی ایم بی چیک کریں۔ میرے خیال میں اس کی ایم بی بھی ہو چکی ہے۔ اور سی ایم بی ہو چکی ہے۔ اور پے منٹ بھی ہو چکی ہے۔ مگر اس کا ڈھانچہ وہاں نہیں ہے۔ ایک چھوٹا سا ہنگر وہاں بنایا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اگلا سوال جناب عبدالرحیم مندوخیل سوال نمبر ۱۹

نواب میر ذوالفقار علی مگسی جناب اسپیکر صاحب۔ میں بول رہا ہوں ایک منٹ۔ آپ میری طرف دیکھیں۔ ادھر دیکھیں ذرا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جناب مگسی صاحب آپ بولیں۔

نواب میر ذوالفقار علی مگسی جناب والا۔ آپ نے اس جواب پر کیا فیصلہ کیا۔ یہ جو

جواب آیا ہے اس پر کیا فیصلہ دیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر کیا آپ اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں۔

نواب ذوالفقار علی مگسی نہیں جناب۔ آپ کسی سے بھی پوچھ لیں۔ اگر کوئی مطمئن

ہو۔ جنہوں نے ضمنی سوال کیا ہے وہ بھی مطمئن نہیں ہیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل جناب والا میں بسم اللہ خان گاکڑ کی اس رائے سے حنفی

ہوں کہ سوال کو ڈیفر کیا جائے۔ کیوں کہ مولانا صاحب کے سامنے بھی اس سوال کی تفصیل آ

گئی ہے۔ مزید بریفنگ لے کر آجائیں۔ مزید تفصیل لیکر آجائیں اور اس کی تفصیل ہمارے

ٹیبل پر بھی آجائے۔ اس سوال کو اگلے اجلاس کیلئے ڈیفر کر دیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب والا۔ میرے خیال میں یہ بہتر ہوگا کہ اس سوال کو

اگلے اجلاس کیلئے ڈیفر کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اس سوال کو ۱۵ مئی کیلئے ڈیفر کیا جاتا ہے۔ ۱۵ مئی تک موخر کیا جاتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر ۱۹ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ سوال نمبر ۱۹۔ مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جناب والا۔ آپ نے ایک سوال تو موخر کر دیا۔ اب ہمیں کیا پڑی ہے کہ ہم گزشتہ حکومت کے سوالوں کے جوابات دے دیں۔ اس سوال کو بھی موخر کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اس سوال کے جواب کی کاپیاں شاید آپ کے پاس نہ ہوں۔ تو پھر اس کو بھی موخر کر دینا چاہئے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل جناب والا۔ وزیر صاحب غلط کہہ رہے ہیں کہ گزشتہ حکومت انہوں نے آتے ہی کوئی دو ڈھائی ہزار ٹرانسفر کر دیئے ہیں۔ یہ نام تو اکثر اس میں ان کے اپنے ہونگے۔ کیونکہ جب ہم روزانہ پڑھتے ہیں۔ ڈھائی تین ہزار ٹرانسفر چیف انسٹرکٹس سے نکل آتے ہیں۔ اگر پوسٹنگ کے متعلق ہے یا آفسروں کے نام کے متعلق ہے۔ یا عہدوں کے متعلق ہے وہ پہلے ہی آپ لوگوں نے سب تبدیل کر دیئے ہیں۔ گزشتہ کے تو نہیں ہیں ٹھیک ہے۔ ریٹ ہاؤس اس وقت بھی تعمیر ہوا ہوگا۔ آفیسران تو آج کے ہیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جناب والا۔ جب ایک کروڑ کے ریٹ ہاؤس کے سوال کو موخر کیا جاتا ہے۔ تو ایک آفیسر کے ٹرانسفر کو بھی موخر کیا جائے۔ اس سے کوئی آسماں نہیں گرے گا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب والا۔ ضمنی سوال۔ یہ ٹرانسفر جو۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال نمبر ۱۹ عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب۔

۱۹ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر جھگات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف۔۔۔ جھگات کے استغاثی آفیسران کے نام بعد گریڈ اور ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے۔

ب۔ ۱۔ مذکورہ حکمہ کے تحت صوبہ کے کن کن اضلاع میں کس نوعیت کے کون کون سے ادارے کہاں کہاں قائم ہیں نیز اداروں میں تعینات آفیسران کے ناموں کی بمعہ گریڈ اور ضلع رہائش کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر جنگلات

حکمہ جنگلات کے انتظامی آفیسران کے نام بمعہ گریڈ ضلع رہائش کی تفصیل مندرجہ

ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	ضلع رہائش
۱۔	ڈاکٹر ظہور الحق	ناظم اعلیٰ جنگلات بلوچستان کونڈ	بی۔ ۲۰۔	سبی
۲۔	مسٹر منظور احمد	ناظم جنگلات خضدار	بی۔ ۱۹۔	سبی
۳۔	ڈاکٹر محمد سلیم	ناظم جنگلات (اسوقت ایف اے اور یو۔ این۔ ڈی۔ پی کے ساتھ ڈپوٹیشن پر ہے)	بی۔ ۱۹۔	ٹوب
۴۔	مسٹر عبدالرزاق	پروجیکٹ ڈائریکٹر اینٹی گریڈیٹ ریج لائیو سٹاک ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کونڈ	بی۔ ۱۹۔	پنجگور
۵۔	قاضی عبدالعلی	پروجیکٹ ڈائریکٹر واٹر شیڈ پلاننگ مینجمنٹ پروجیکٹ کونڈ	بی۔ ۱۹۔	پشمن
۶۔	مسٹر اشفاق احمد	ناظم جنگلات کونڈ	بی۔ ۱۹۔	کونڈ
۷۔	مسٹر منیر احمد	ناظم جنگلات ڈیرہ مراد جمالی	بی۔ ۱۹۔	لورالائی
۸۔	مسٹر حبیب اللہ	مستتم جنگلات (ہدایات) دفتر ناظم اعلیٰ جنگلات کونڈ	بی۔ ۱۸۔	کونڈ
۹۔	مسٹر محمد یوسف	مستتم جنگلات زیارت	بی۔ ۱۸۔	زیارت
۱۰۔	مسٹر تاج محمد	مستتم جنگلات واٹر شیڈ پلاننگ اینڈ مینجمنٹ پروجیکٹ کونڈ۔	بی۔ ۱۸۔	کونڈ

- ۱۱۔ مسٹر محمد اسلم
- ۱۲۔ سید غلام محمد
- ۱۳۔ مسٹر محمد حیات
- ۱۴۔ مسٹر عبد الجبار
- ۱۵۔ مسٹر انعام اللہ
- ۱۶۔ مسٹر عبد الواحد
- ۱۷۔ مسٹر سلیم شاہ
- ۱۸۔ مسٹر محمد ذوالفقار
- ۱۹۔ مسٹر محمد اقبال
- ۲۰۔ مسٹر اختر محمد
- ۲۱۔ مسٹر الطاف حسین
- ۲۲۔ مسٹر عبد الباسط
- ۲۳۔ مسٹر ضعیف علی
- ۲۴۔ مسٹر عبد الوود
- ۲۵۔ مسٹر رسول بخش
- ۲۶۔ مسٹر ریاض صفدر
- ۲۷۔ مسٹر عبدالغنی
- مہتمم جنگلات بلوچستان نیچرل ریسورس بی۔ ۱۸۔ مستونگ
- مینجمنٹ پروجیکٹ (ریسرچ) زیارت۔
- مہتمم جنگلات اینٹی گریڈ ریجن بی۔ ۱۸۔ کوئٹہ
- لائوسٹاک ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کوئٹہ
- مہتمم جنگلات سبی بی۔ ۱۸۔ سبی
- مہتمم جنگلات (ایردن ملک ٹریننگ پر ہے) بی۔ ۱۷۔ کوئٹہ
- مہتمم جنگلات کوئٹہ بی۔ ۱۷۔ ٹوب
- مہتمم جنگلات ٹوب بی۔ ۱۷۔ موسیٰ خیل
- قائم مقام مہتمم جنگلات قلات بی۔ ۱۷۔ کوئٹہ
- قائم مقام مہتمم جنگلات بلوچستان نیچرل بی۔ ۱۷۔ کوئٹہ
- ریسورس مینجمنٹ پروجیکٹ گوادر۔
- قائم مقام مہتمم جنگلات اوٹھل بی۔ ۱۷۔ کوئٹہ
- قائم مقام مہتمم جنگلات پشین بی۔ ۱۷۔ کوئٹہ
- قائم مقام مہتمم جنگلات پلاننگ بی۔ ۱۷۔ کوئٹہ
- دفتر ناظم اعلیٰ جنگلات کوئٹہ
- قائم مقام مہتمم جنگلات ڈائمنڈ لائف کوئٹہ بی۔ ۱۷۔ کوئٹہ
- قائم مقام مہتمم جنگلات ڈیرہ اللہ یار بی۔ ۱۷۔ سبی
- قائم مقام مہتمم جنگلات واٹر شیڈ پلاننگ بی۔ ۱۷۔ کوئٹہ
- مینجمنٹ پروجیکٹ پشین۔
- قائم مقام مہتمم جنگلات تربت بی۔ ۱۷۔ تربت
- قائم مقام مہتمم جنگلات خضدار بی۔ ۱۷۔ کوئٹہ
- قائم مقام مہتمم جنگلات کولہ بی۔ ۱۷۔ مستونگ

۲۸	مسٹر صاحب جان	قائمقام مستم جنگلات لورالائی	بی۔ ۱۷	زیارت
۲۹	مسٹر عزیز احمد	قائمقام مستم جنگلات / پبلک ریلیشن	بی۔ ۱۷	کوئٹہ
		آفیسر دفتر ناظم اعلیٰ جنگلات بلوچستان کوئٹہ		
۳۰	مسٹر محمد ابراہیم	ایگزیکشن آفیسر انٹی گریڈ ریجن لائیوسٹاک بی۔ ۱۷	کوئٹہ	
		ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کوئٹہ		
۳۱	حافظ محمد جان	قائمقام مستم جنگلات ڈیرہ مراد جمالی	بی۔ ۱۷	کچی گندادہ
۳۲	مسٹر محمد اقبال	قائمقام مستم جنگلات وائر شیڈ پلاننگ	بی۔ ۱۷	قلاں
		اینڈ مینجمنٹ پروجیکٹ لورالائی۔		
۳۳	مسٹر محمد لطیف	ایگزیکشن آفیسر انٹی گریڈ ریجن لائیوسٹاک بی۔ ۱۷	کوئٹہ	
		ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کوئٹہ		
۳۴	مسٹر ناصر شاہ	قائمقام مستم جنگلات ڈیرہ بگٹی	بی۔ ۱۷	مستونگ
۳۵	مسٹر شاہ رحمان	ڈائریکٹر سائل کنسرویشن مستونگ	بی۔ ۱۹	ہزارہ
۳۶	مسٹر عبدالسمیع	سائل کنسرویشن آفیسر لورالائی	بی۔ ۱۷	مسلم باغ
		قلعہ سیف اللہ		
۳۷	مسٹر گل محمد	اسسٹنٹ کنسرویشنر وائلڈ لائف	بی۔ ۱۷	کوئٹہ
		تھیم برڈریڈنگ فارم کوئٹہ		
۳۸	مسٹر امجد طاہر ورک	اسسٹنٹ کنسرویشنر وائلڈ لائف	بی۔ ۱۷	ڈیرہ مراد
		(اس وقت آئی یوسی این پاکستان کے		جمالی
		ساتھ ڈیپوٹیشن پر ہے)		

(ب) محکمہ جنگلات کے تحت کوئی بھی ادارہ (انسٹی ٹیوشن) کام نہیں کر رہا البتہ مندرجہ ذیل شعبہ جات محکمہ ہذا کے زیر کنٹرول کام کر رہے ہیں۔

(۱) وائلڈ لائف (۲) سائل کنسرویشن۔ (۳) سر پلچر

ان تمام شعبہ جات کا سربراہ ناظم اعلیٰ جنگلات ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل جناب والا۔ جب ہم وزراء سے معلوم کرتے ہیں تو انہیں بھی پتہ نہیں ہوتا ہے۔ جب ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ ٹرانسفر ہوا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں علم نہیں ہے ہم بھی اخبار میں پڑھ رہے ہیں۔

بسم اللہ خان کاکڑ جناب اسپیکر۔ میں یہ وضاحت کرونگا کہ وزیر صاحب نے کہا کہ جو آفیسران کے بارے میں معلومات سوال کنندہ کو چاہئے۔ وہ یہاں موجود ہیں۔ جو پراجیکٹ اور اسکیموں کے بارے میں ہے۔ وہ معلومات موجود نہیں ہیں۔ جہاں تک آفیسران کے بارے میں ہے۔ وہ معلومات یہاں موجود ہیں کہ کون کہاں کام کر رہا ہے۔ وہ جو پراجیکٹ چلے ہیں۔ وہ ہوئے ہیں یا نہیں ہوئے ہیں۔ اس کے بارے میں ابھی تک درست معلومات نہیں ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ یہ میرا سپلیمنٹری سوال نہیں ہے۔ اگر کسی اور ممبر صاحب کا سپلیمنٹری سوال ہو تو پوچھا جائے ورنہ اگر سپلیمنٹری سوال نہیں ہے تو پھر وزیر صاحب یہ بجا نہیں فرما رہے ہیں اس کو ڈیفنڈ کریں۔ اور ہمارے لئے فائدہ ہے ڈیفنڈ کریں۔ ہم ایک بار پھر اس پر سوال کریں گے۔ ہمارا کوئی نقصان نہیں ہے مگر بلاس کیلئے اصولاً یہ صحیح نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال نمبر ۲۶ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا۔ ان کے پاس پراجیکٹ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر کوئی ضمنی سوال۔

عبدالرحیم خان مندوخیل میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ اگر کوئی اور پوچھنا چاہے تو ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ سوال نمبر ۲۷ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔

۲۶ عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف۔ یکم جولائی ۱۹۹۰ء سے اب تک صوبہ میں ٹکلمہ کے زیر تحت مکمل شدہ، زیر تکمیل اور زیر تجویز مختلف پراجیکٹس / اسکیموں اور منصوبہ جات کی کل تعداد، نوعیت نیز ان پراجیکٹس / اسکیموں / منصوبہ جات کیلئے مختص شدہ تخمینہ لاگت اور ان پر خرچ شدہ رقم کی علیحدہ علیحدہ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

ب۔ مذکورہ بالا مکمل شدہ پراجیکٹس / اسکیموں / منصوبہ جات کی تاریخ تکمیل نیز زیر تکمیل پراجیکٹس کی اب تک مکمل نہ ہونے کی وجہ اور ان پر خرچ شدہ رقم مرحلہ کام اور نوعیت فنڈز وغیرہ کی پراجیکٹ / اسکیم اور منصوبہ وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن

(الف و ب) ٹکلمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بلوچستان کے تحت ۱۹۹۰ء سے اب تک کوئی بھی ایسی اسکیم / پراجیکٹس / منصوبہ جات وغیرہ کی منصوبہ بندی نہیں ہوئی ہے۔ لہذا اس سلسلہ میں کوئی تفصیل وغیرہ نہیں دی جاسکتی۔

۲۷، عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف۔ ٹکلمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے انتظامی آفیسران کے نام بمعہ گریڈ اور ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے۔

ب۔ مذکورہ ٹکلمہ کے تحت صوبہ کے کن کن اضلاع میں کس نوعیت کے کون کون سے ادارے کہاں کہاں قائم ہیں۔ نیز ان اداروں میں تعینات آفیسران کے ناموں کی بمعہ گریڈ اور ضلع رہائش کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن

الف۔ صوبہ بلوچستان میں صرف ایک ہی انتظامی آفیسر (ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بلوچستان) ہے۔ جس پر مسٹر عبدالرشید لونی گریڈ ۱۹ تعینات ہے۔ اور ان کا ضلع رہائشی سہی

ضلع ہے۔

ب۔ اسی نوعیت کے ادارے صوبہ کے مختلف اضلاع میں اور ان تعینات آفیسران کے نام

دغیرہ مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام آفیسر	عہدہ دگریڈ	تعیاتی ضلع	ضلع رہائشی
۱	مسٹر عظمت اللہ	ایکسٹریڈنٹ ٹیکسیشن آفیسر I	کوٹہ	کوٹہ
۲	اصغر علی	ایکسٹریڈنٹ ٹیکسیشن آفیسر II	کوٹہ	کوٹہ
۳	محمد اقبال	ایکسٹریڈنٹ ٹیکسیشن آفیسر III	کوٹہ	کوٹہ
۴	نذیر احمد بلوچ	ایکسٹریڈنٹ ٹیکسیشن آفیسر IV	کوٹہ	کوٹہ
۵	اللہ داد منگل	ایکسٹریڈنٹ ٹیکسیشن آفیسر V	کوٹہ	نوشہلی
۶	خان محمد	ایکسٹریڈنٹ ٹیکسیشن آفیسر VI	کوٹہ	ترت
۷	مسٹر مان اللہ جعفر	ایکسٹریڈنٹ ٹیکسیشن سی	گرڈ۔ ۱۷	لورالائی
۸	مسٹر عنقر علی شاہ	ایکسٹریڈنٹ ٹیکسیشن ڈیرہ اللہ یار	گرڈ۔ ۱۷	ڈیرہ اللہ یار
۹	الفت نسیم	ایکسٹریڈنٹ ٹیکسیشن خضدار	گرڈ۔ ۱۷	خضدار
۱۰	وکیل چارج	ایکسٹریڈنٹ ٹیکسیشن حب	گرڈ۔ ۱۷	حب
۱۱	فضل حسین	ایکسٹریڈنٹ ٹیکسیشن تربت	گرڈ۔ ۱۷	تربت
۱۲	عمور احمد منگل	ایکسٹریڈنٹ ٹیکسیشن لورالائی	گرڈ۔ ۱۷	لورالائی
۱۳	عبدالواحد	ایکسٹریڈنٹ ٹیکسیشن نوشہلی	گرڈ۔ ۱۷	نوشہلی
۱۴	شزاوہ خان	ایکسٹریڈنٹ ٹیکسیشن پشین	گرڈ۔ ۱۷	پشین
۱۵	مصری خان منگل	ایکسٹریڈنٹ ٹیکسیشن تعیناتی تاحال نہیں ہوئی	—	نوشہلی
۱۶	محمد انور	ایکسٹریڈنٹ ٹیکسیشن تعیناتی تاحال نہیں ہوئی	—	تربت

جناب ڈپٹی اسپیکر پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ کوئی ضمنی سوال۔ نہیں ہے۔ سوال نمبر

۲۸۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔

۲۸، عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف :- صوبہ میں حالیہ زلزلہ زدگان کے لئے وفاقی ، بین الاقوامی ، بین الملکی ، بین الصوبائی اور دیگر اداروں سے اب تک کل کس قدر مالی و دیگر امداد از قسم خیمے ، کیمبل اور اشیاء خورد و نوش وصول ہوئے ہیں۔

ب :- مذکورہ بالا امداد کل کتنے متاثرین میں کس قدر اور کس کی نگرانی میں کس طریقہ کار کے تحت تقسیم کی گئی ہے تفصیل دی جائے۔ نیز امداد حاصل کردہ متاثرین کی فہرست بمعہ تفصیل امداد بھی مہیا کی جائے۔

وزیر مال

الف :- صوبہ بلوچستان میں حالیہ زلزلہ زدگان کے لئے وفاقی حکومت سے ۷۷۷ عدد خیمے موصول ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ مبلغ ایک کروڑ روپے حال ہی میں موصول ہوئے ہیں۔ جو ابھی تک متاثرہ علاقوں میں تقسیم نہیں ہوئے ہیں۔ یہ رقم ابھی تک بینک نے اسلام آباد سے (Clear) نہیں کئے ہیں۔ جب یہ رقم اسلام آباد سے Clear ہو کر پہنچے گی تو متعلقہ کیشنر صاحبان و ڈپٹی کیشنر صاحبان کو ان کے متاثرہ علاقوں میں تقسیم کرنے کیلئے بھجوا دیں گے تاکہ بذریعہ کمیٹی تقسیم کئے جاسکیں۔ علاوہ ازیں اسلامی برادر ملکوں سے بھی ۱۳ جہاز امدادی سامان لے کر کونٹہ پہنچے۔ ان کی تفصیل اور سامان کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار نام اسلامی ملک تعداد جہاز جو سامان لائے۔

۱۔	عمان	۳
۲۔	کویت	۱
۳۔	سعودی عرب	۲
۴۔	یو۔ اے۔ ای	۲
۵۔	قطر	۵
۶۔	ترکی	۱

کل تعداد جہاز ۱۳

تفصیل

۱۔	خمیرہ	۱۳۶۹ عدد
۲۔	کھیل	۳۳۸ ہینڈل ۵۹۶۸ عدد
۳۔	آٹا	۲۱۹۲ پوری
۴۔	دودھ	۱۳۶۳ کارٹن
۵۔	تیل	۱۷۱۵ کارٹن
۶۔	بسکٹ	۷۰ کارٹن
۷۔	دوائی	۳۰۵۹ کارٹن
۸۔	چینی	۱۳۴۰ پوری - ۵۰ کلوگرام فی پوری
۹۔	کھجور	۲۰۰ پوری
۱۰۔	اشیاء خورد و نوش	۱۰۹۸ کارٹن
۱۱۔	چاول	۲۰ پوری

علاوہ انہیں پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی سے بھی اشیاء خورد و نوش اور کھیل وغیرہ براہ راست سہی ہرنائی بھیجے گئے۔ بعض پرائیویٹ اداروں نے بھی سامان تقسیم کیا۔ لیکن وہ سب ان اداروں نے خود تقسیم کیا۔ ہمیں فرست نہیں دی۔ ہوائی جہازوں سے موصول شدہ تمام سامان متاثرہ علاقوں میں بھجوا دیئے گئے۔ سامان کی لسٹ منسلک ہے۔ ان اشیاء کو تقسیم کرنے کے لئے ایک ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

- ۱۔ ایم پی اے متعلقہ چیئرمین
- ۲۔ ڈی۔ سی متعلقہ ممبر سیکرٹری

یہ سامان تمام متاثرہ علاقوں میں ان ہر کمیٹی کے ذریعے سے تقسیم کئے گئے ہیں۔

ب۔ متاثرہ افراد کی لسٹ جن کو سامان تقسیم کیا گیا۔ کی لسٹ ابھی تک متعلقہ کمشنروں ڈپٹی کمشنروں سے موصول نہیں ہوئے ہیں۔ جو بعد میں موصول ہونے پر اسمبلی کو بھجوا دیئے جائیں

گئے۔

نوٹ :- ایک کروڑ روپے کی رقم بعد میں آج مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۹۷ء کلیر ہو کر موصول ہوگئی ہے اور ڈویژنل کمشنروں کو برائے تقسیم بھجوائی جا رہی ہے۔

برادر عرب ممالک سے آمدہ امدادی سامان کی صحیح تفصیلات ۱۸/۳/۹۷ء کو اخبارات کو جاری کر دی گئیں تھیں۔ مگر وہ اخبارات میں تفصیل سے شائع نہیں ہوئیں۔ لہذا صحیح اعداد و شمار کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

مندرجہ ذیل پروازوں سے موصول ہونے والے سامان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

غیر شمار ملک کا نام	پروازوں کی تعداد	تاریخ آمد جہاز
۱۔ عمان	۱ عدد	۳-۳-۹۷
۲۔ سعودی عرب	۱ عدد	۵-۳-۹۷
۳۔ کویت	۱ عدد	۵-۳-۹۷
۳۔ عمان	۱ عدد	۵-۳-۹۷
۵۔ سعودی عرب	۱ عدد	۶-۳-۹۷
۶۔ متحدہ عرب امارات	۱ عدد	۷-۳-۹۷
۷۔ متحدہ عرب امارات	۱ عدد	۱۱-۳-۹۷
۸۔ عمان	۱ عدد	۳-۳-۹۷

کل پروازیں ۸ عدد

خیرے کچور تھیلے چینی تھیلے ادویات بکٹ تیل پکانے کا دودھ خشک ۲۲ سلمان خورد و نوش کنبل

پہلی پرواز کا سارا سامان براہ راست ایر پورٹ سے ہرنائی بھیجا گیا۔

۳۰۶							۳۰۰ کارٹن
۳۰	۳۰	۳۰-۸ کارٹن	۵۳ کارٹن	۳۳۲	۳۳۸		
۱۱	۱۵۰	۱۵۶ کارٹن		کارٹن			
۳۹۵							۳۹۸ کارٹن
۱۵۱	۲۰۰	۳۰۰ کارٹن	۳۰۰ کارٹن		۶۷ کارٹن	۱۵۱ تھیلے	۳۰۰ کارٹن
۲۰۰	۲۰۰	۶۰۰ کارٹن	۶۰۰ کارٹن		۷۲ کارٹن	۲۰۰ تھیلے	۲۰۰ تھیلے
۳				۳۷۸			
۵۰				کارٹن			

۹۰ بنڈل ۱۰۹۸ کارٹن ۶۷۳ ۱۳۳ ۶۵۳ کارٹن ۷۰ ۸۷۷ ۲۵۱ تھیلے ۲۰۰ ۹۹۵

۵۳۲ کھلے تھیلے کارٹن کارٹن کارٹن کارٹن تھیلے عدد

میزان کل غلام

(۱) شیخے۔ ۹۹۵ عدد

(۲) سامان خورد و نوش۔ ۱۰۹۸ عدد

(۳) کسبل (۲) ۹۰ بنڈل

۳۲ بنڈل بحساب ۲۰ عدد کسبل فی بنڈل

۸ بنڈل بحساب ۳۰ عدد کسبل فی بنڈل

۵۰ بنڈل بحساب ۵۰ عدد کسبل فی بنڈل

کھلے ہوئے ۵۳۲ عدد

کھلے ۵۳۲ عدد

میزان کل۔ ۳۹۴ کسبل

(۳) آٹا ۶۷۳ تحصیلے

(۵) دودھ (خشک) ۱۳۶۳ کارٹن

(۶) تیل (پکانے کا) ۶۵۲ کارٹن

(۷) بسکٹ ۷۱۰ کارٹن

(۸) ادویات ۸۷۷ کارٹن

(۹) چینی ۳۵۱ تحصیلے

(۱۰) کھجور ۲۰۰ تحصیلے

مندرجہ بالا سامان کی تقسیم کی تفصیل درج ذیل ہے

۱۔ سبھی

۳۰۸ عدد

۶۶ تحصیلے

۱۵۰ تحصیلے

۲۰ کارٹن ادویات

۱۰۰ کارٹن بسکٹ

۲۰۰ کارٹن تیل (پکانے کا)

کارٹن	۵۰۰	دودھ خشک
تھیلی	۲۵۰	آٹا
کارٹن	۴۰۰	سامان خورد و نوش
بنڈل (فی بنڈل ۵۰ عدد)	۳۰	کسبل

کوملو

عدد	۱۰۰	خمیے
تھیلی	۶۸	کھجور
تھیلی	۵۱	چینی
کارٹن	۵	ادویات
کارٹن	۱۰۰	بسکٹ
کارٹن	۱۰۰	تیل (پکانے کا)
کارٹن	۲۳۲	دودھ خشک
تھیلی	۱۵۰	آٹا
کارٹن	۱۵۰	سامان خورد و نوش
بنڈل (فی بنڈل ۲۰ عدد)	۱۱	کسبل

ہرنالی

عدد	۲۴۵	خمیے
تھیلی	۱۰۰	چینی
کارٹن	۲۰۰	تیل (پکانے کا)
کارٹن	۵۰۰	دودھ خشک
تھیلی	۲۰۰	آٹا
کارٹن	۳۹۸	سامان خورد و نوش

بنڈل (۲۰ بنڈل فی بنڈل ۵۰ عدد
جبکہ ۸ بنڈل فی بنڈل ۳۰ عدد)

نوٹ :-

ہرنائی کو قبل ازیں ۳ عدد مزدا ٹرک لوڈ سامان اس کے علاوہ پہلے بھجوا یا جا چکا ہے۔
جو کہ مسقط کی پہلی پرواز کا کل سامان تھا۔

دو کی

خیمے	۱۷	عدد
تیل (پکانے کا)	۵۳	کارٹن
آٹا	۲۳	تھیلے
سامان خورد و نوش	۵۰	کارٹن

ادویات دو مزدا ٹرک فرستادہ سابقہ ڈی سی لورالٹی کو مسقط کی دوسری
پرواز کا کل سامان قبل ازیں بھیجا جا چکا ہے۔ جس میں ۵۰ عدد کمبل بھی شامل ہیں۔

احمد وال

خیمے	۵۰	عدد
کھجور	۶۶	تھیلے
چینی	۵۰	تھیلے
ادویات	۱۰	کارٹن
بسکٹ	۱۰۰	کارٹن
تیل (پکانے کا)	۱۰۰	کارٹن
دودھ خشک	۲۳۲	کارٹن
آٹا	۵۰	تھیلے
سامان خورد و نوش	۱۰۰	کارٹن

بقیہ سامان دیگر علاقہ جات (متاثرہ) کیلئے مختص کیا گیا ہے۔
مذکورہ سامان سبی اور ہرنائی میں بین الصوبائی کمیٹی پر مشتمل

(۱) میر علی محمد نوتسینڈی وزیر مال

(۲) میر عبدالجبار خان اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

(۳) کشنر سبی

(۴) مولانا نصیب اللہ ڈپٹی اسپیکر بلوچستان اسمبلی۔

(۵) ڈپٹی کشنر سبی کر رہی ہے۔ دکی احمد وال اور کوہلو میں متعلقہ ممبر صوبائی اسمبلی اور

کشنر ڈپٹی کشنر پر مشتمل ہے۔ کمیٹیوں تقسیم کر رہی ہیں۔

برادر عرب ممالک سے موصولہ امدادی سامان کی ۸ پروازوں کی تفصیل قبل ازین

اخبارات کو جاری کی جا چکی ہیں اس کی نقل کسی وقت بھی دفتر ریلیف کشنر سے لی جا سکتی

ہے۔ اس کے بعد برادر ملک ترکی اور اس کے بعد برادر اسلامی ملک قطر سے موصولہ ۵

پروازوں سے آمدہ سامان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ برادر اسلامی ملک ترکی

مکمل ۳۰ عدد

خوردنی تیل ۲۲ کارٹن

۱۲۲ ۲۰ بوری

چاول ۲۰ بوری

ادویات ۳۱۳ کارٹن مختلف سائز

۲۔ برادر عرب ملک قطر

۲۸۳-۹۷ پرواز نمبر ۱ خوردنی تیل ایک ہزار کارٹن کل وزن ۳۰ ٹن

۲۹۳-۹۷ پرواز نمبر ۲ چینی۔ ۹۰ تھیلے + ۱۰ تھیلے نصف ضائع شدہ

مجموعی طور پر کل ۸۰۰ تھیے وزن ۴۰ ٹن

۳۰-۳-۹۷ پرواز نمبر ۳ آٹا ۷۰۰ بوری

مجموعی وزن ۴۰ ٹن کسبل ۸۹ بنڈل

۳۱-۳-۹۷ پرواز نمبر ۳ آٹا ۷۹۹ بوری

مجموعی وزن ۴۰ ٹن چینی ۱۹۹ بوری

مجموعی وزن ۴۰ ٹن خیسے ۲۷۴ عدد

سامان کی تقسیم کی تفصیل

قطر کی پانچ ہزار اور ترکی سے آمدہ ایک پرواز کے سامان کی تقسیم جو صوبائی کمیٹی کے حکم پر کی گئی ہے درج ذیل ہے۔

آٹا

بوری	۵۰۰	سی
بوری	۵۱۹	ہرنائی
بوری	۵۰	دکی
بوری	۱۵۰	احمد وال
بوری	۳۰۰	کولبو
بوری	۱۵۱۹	میزان

چینی

بوری	۲۵۰	سی
بوری	۲۸۰	ہرنائی
بوری	۱۰۰	دکی
بوری	۱۰۰	احمد وال
بوری	۱۵۰	کوشہ

کولبو ۱۰۰ یوری

میزان ۹۸۰ یوری

کمبل

بنڈل	ترکیہ	+	قطر	سبی
بنڈل	۱۰	+	۲۵	ہرنائی
بنڈل	۱۰	+	۲۵	دکی
بنڈل	۱۲	+	۲۵	احمد وال
بنڈل		+	۱۰	کولبو
بنڈل	۸	+	۲۰	
بنڈل	۳۰	+	۵۸	میزان

یہ سب سامان ۷ اپریل ۱۹۹۷ء سے مذکورہ مقامات پر بذریعہ ٹرک بھجویا جا رہا ہے۔

خورونی تیل

کارٹن	ترکیہ	+	قطر	سبی
کارٹن	۳۱	+	۳۰۰	ہرنائی
کارٹن	۳۱	+	۳۰۰	دکی
کارٹن			۱۰۰	احمد وال
کارٹن			۱۰۰	کولبو
کارٹن			۲۰۰	
کارٹن	۲۲		۱۰۰۰	میزان

بڑے خیمے برائے سکول ڈسپنسری وغیرہ

سبی ۲۵

ہرنائی ۲۵

چھوٹے خیمے

احمد وال ۲۳

سہی یکصد

ہرنائی یکصد

چاول از ترکیہ

پوری

۲۰

کولہ

پوری

۲۰

میزان

ادویات

کارٹن

۲۰۰

سہی

کارٹن

۱۰۰

ہرنائی

کارٹن

۵۰

احمد وال

کارٹن

۱۰۰

کولہ

کارٹن

۱۰۰

زیارت

کارٹن

۵۵۰

میزان

تفصیل تقسیم شدہ سامان آمدہ از اسلامی برادر ممالک

نمبر	نام جگہ جسکو خیمہ کھجور چینی ادویات بسکٹ خوردنی خشک آٹے سامان خورد کھل چاول	سامان دیبا گیا	کے											
	تھیلے	تھیلے	کارٹن											
۱	سہی	۲۲	۳۳۳	۳۰۰	۲۲۰	۱۰۰	۵۳۱	۵۰۰	۴۵۰	۳۰۰	۲۵	—	—	—
۲	ہرنائی	—	۳۰۰	—	۳۵	۳۸۰	—	۵۳۱	۵۰۰	۴۱۹	۲۹۸	۳	—	—
۳	دکی	—	—	—	—	—	—	—	—	۱۵۳	۲۳	۵۰	—	—
۴	احمد وال	۴	۴۳	۲۱	۱۵۰	۶۰	۲۰۰	۱۰۰	۲۳۲	۲۰۰	—	—	—	۵۱
۵	زیارت	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
۶	کولہ	۶۸	۱۰۰	۱۰۵	۱۵۱	۱۰۵	۱۰۰	۳۰۰	۲۳۲	۳۵۰	۱۵۰	۳۹	۲۰	—

تفصیل تقسیم شدہ سامان جو کہ ہوائی اڈہ سے براہ راست بھجوا یا گیا (دو جہاز کے سامان) از عمان

نمبر شمار	جگہ کا نام	خمیرہ	سامان خورد و نوش	کسبل	بکٹ	ادویات
۱۔	ہرنائی	—	دو مزدا ٹرک	—	ایک مزدا	ایک مزدا
۲۔	دکی	۶۳ عدد	—	۵۰۰ عدد	۳۷۸ کارٹن	دو مزدا ٹرک
	میزان	۶۳ عدد	دو مزدا ٹرک لوڈ	۵۰۰ عدد	۳۷۸ کارٹن	تین مزدا اور ایک مزدا ٹرک لوڈ

تقسیم سامان آمدہ از کیسبمنٹ ڈویژن اسلام آباد

نمبر شمار	جگہ کا نام	خمیرہ	کسبل
۱۔	ہرنائی	۱۰۰ عدد	۳۰۰ عدد
۲۔	میوند	۳۰ عدد	۱۰۰ عدد
۳۔	سبی	۳۲۰ عدد	۶۰۰ عدد
۴۔	کوئٹہ	۳۰ عدد	—
۵۔	قلاٹ	۵۰ عدد	—
۶۔	احمدوال	۲۰ عدد	۲۰۰ عدد
	میزان	۶۵۰	۱۱۰۰

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا۔ سوال نمبر ۲۸ پر میرا ضمنی سوال ہے۔
سپیکر جناب صفحہ ۱۲ پر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر یہ سوال تو پہلے پیش ہو گیا ہے۔ اور اس کا جواب بھی ہو گیا ہے۔
عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا۔ وہ تحریک التواء اس شکل میں نہیں لائے
تھے۔

جناب والا۔ آپ ذرا توجہ سے With due respect جناب والا۔ اس سوال میں ہم

نے پوچھا تھا کما۔

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن جناب والا۔ یہ سوال ختم ہو چکا ہے۔ اس پر بحث بھی
ہو چکی ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا۔ اس پر بحث ہوئی ہے۔ اس پر ہم نے
سوال پوچھا تھا کہ یہ جو امداد آئی ہے اور تقسیم کی گئی ہے وہ کن کن لوگوں میں تقسیم کی گئی
ہے۔ ان لوگوں کی فہرست کیا ہے۔ یہاں صفحہ ۱۲ میں جز (ب) آیا ہے کہ متاثرہ افراد کی لسٹ
جنہیں سلمان تقسیم کی یا کیا گیا ابھی تک ڈپٹی کمشنروں سے اور کمشنروں سے لسٹ موصول نہیں
ہوئی ہے۔ جو بعد میں موصول ہونے پر اسمبلی میں بھجوا دیئے جائیں گے۔ جناب میں یہ سوال
کر رہا ہوں کہ یہ جوابات کب تک اس سیشن میں دیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جناب اس سوال کا جواب ہو چکا ہے۔ اور اس کی تفصیل بھی
آچکی ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل جناب اس کا جواب نہیں آیا ہے۔ جن لوگوں
میں امداد دی گئی۔ جن علاقوں کو امداد دی گئی۔

(آپس میں باتیں)

مولانا امیر زمان جناب اسپیکر۔ عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب سے ایک گزارش ہے
کہ اس دن جب اس پر تحریک التواء آگئی تو میں نے ڈیٹیل سے اس کی تفصیل یہاں پر پیش

کی۔ وہ جو لسٹ ہے۔ باقاعدہ عبدالرحیم صاحب کے کھنے پر اسمبلی کی کارروائی کیلئے ہم نے دس دی۔ اب وہ لسٹ یہاں پر آپ کی اسمبلی میں موجود ہے۔ میرے کھنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ لسٹ آپ ان کو فراہم کریں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل وہ لسٹ۔ جن میں یہ امداد تقسیم کی گئی ہے مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جناب والا۔ وہ لسٹ بھی ہے۔

حاجی علی محمد نوتیسزنی (وزیر مال) جناب والا۔ یہ لسٹ ہمیں پہنچی ہے۔ ہم انہیں یہ لسٹ دینے کیلئے تیار ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا۔ آپ نے ہمیں وہ لسٹ دی تھی۔ سنی، ہرنائی، احمد وال وغیرہ۔ یہ جو تقسیم ہوئی افراد میں۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب آپ تشریف رکھیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا! اس پر آپ اپنا فیصلہ تو دیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جناب اسپیکر صاحب۔ نام بعد ولدیت جگہ اور سب کچھ۔ لسٹ تمام مکمل فائل اس کی آپ کے حوالے کر دی۔ آپ کو یاد ہوگا میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ کے پاس کتنے گئے ہیں۔ اور میرے پاس جتنے بھی کاغذات تھے وہ آپ نے اسمبلی کی کارروائی میں ضم کروادیا۔ وہ یہاں پڑی ہیں اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم وہ فائل دوبارہ آپ کو دے دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل وہ فائل ہمیں دے دیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) وہ آپ کو دے دینگے۔ سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں وہ آپ کو فائل دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال نمبر ۸۶۔ سردار فتح علی عمرانی صاحب۔

۸۶، سردار فتح علی خان عمرانی (میر ظہور حسین خان کھوسہ نے

دریافت کیا)

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف :- کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۹۵ء کے دوران ضلع نصیر آباد میں سیلاب سے متاثرہ افراد کو صوبائی / وفاقی حکومت کی طرف سے (ریلیف) دی گئی تھی۔

ب :- اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ امداد (ریلیف) حاصل کردہ افراد کے نام ولدیت جائے سکونت ، امداد کی نوعیت اور رقم کی تفصیل دی جائے۔

حاجی علی محمد فوتسینئی (وزیر مال)

الف :- جی ہاں۔

ب :- سال ۱۹۹۵ء کے دوران ضلع نصیر آباد میں سیلاب سے متاثرہ افراد کو صوبائی / وفاقی حکومت کی طرف سے امداد (ریلیف) دی گئی تھی۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱)	رقم از صوبائی بجٹ	۹۰۸۷۰۰۰۰	روپے
(۲)	رقم از زکوٰۃ فنڈ	۱۰۸۹۰۵۰۰۰	روپے
(۳)	براہ راست وفاقی حکومت	۵۰۰۰۰۰۰۰	روپے

سے ڈی۔ سی۔ نصیر آباد کو

اور جہاں تک اس کو متاثرہ لوگوں میں تقسیم کرنے کا تعلق ہے اس بارے میں جناب کمشنر صاحب نصیر آباد کو لکھے گئے ہیں ان کی تفصیل سے آگاہ کرے۔ ان کے جواب آنے پر اسمبلی کو مطلع کیا جائے گا۔

اس مرحلے پر جناب اسپیکر کرسی صدارت پر ممکن ہوئے۔

میر عبد الجبار جناب اسپیکر سوال نمبر ۸۷ دریافت فرمائیں۔

۸۷ ، سردار فتح علی خان عمرانی (میر ظہور حسین خان کھوسہ نے دریافت کیا)

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف :- کیا یہ درست ہے کہ اندرون پٹ فیڈر زمینوں کے مالکانہ حقوق دینے کے لئے

حکومت نے یونٹ کے حساب سے رقم اور وقت مقرر کیا تھا۔ لیکن کچھ لوگ یہ امر مجبوری مقررہ وقت پر رقم جمع نہ کروا سکے لیکن اب ان سے مطلوبہ رقم وصول نہیں کی جا رہی ہے۔

ب۔ اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مقررہ مدت بڑھانے کی تجویز پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

حاجی علی محمد نوتسینزی (وزیر مال)

الف۔ یہ درست ہے کہ اندرون پٹ فیڈر میں حکومت کی طرف سے مقرر شدہ قیمت زمین کی ادائیگی کے بعد متعلقہ سند ہولڈروں کی ان زمینوں کی حق مالکانہ دی گئی تھی۔ ابتداء میں حکومت نے قیمت زمین کی ادائیگی کے لئے بارہ سال کی مدت مقرر کئے تھے۔ جو دسمبر ۱۹۹۳ء کو ختم ہو گئی اور پھر چند ایک سند ہولڈروں کے اصرار پر حکومت نے اس مدت میں مزید توسیع کی۔ جو کہ ۳ دسمبر ۱۹۹۳ء کو ختم ہو گئی۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۳ء تک ۲۲۶۶ سند ہولڈروں میں سے صرف ۲۹۲ سند ہولڈروں نے مطلوبہ رقم کی ادائیگی کی تھی۔ جو کہ مبلغ ۱/ ۳۴۰۰۵۲۰ روپے بنتے ہیں۔ جبکہ مبلغ ۱/ ۳۳۶۵۵۱۸ روپیہ ان کے ذمہ واجب الادا ہے اس طرح سے صرف ۹ فیصد سند ہولڈروں نے مطلوبہ رقم اب تک ادا کی ہے۔

ب۔ جہاں تک مدت ادائیگی میں توسیع کا تعلق ہے۔ اس ضمن میں یہ بتانا ضروری ہے۔ کہ جب ۳۱ دسمبر ۱۹۹۳ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۹۳ء تک مدت بڑھا دی گئی تھی۔ تو اس دوران کوئی خاص رد عمل سامنے نہیں آیا۔ اس لئے اگر اس میں مزید توسیع کی گئی تو بہت کم امید ہے کہ بار آور ثابت ہو۔ چونکہ حکام زیرین کی رپورٹ کے مطابق سند ہولڈروں کی اکثریت نے ان زمینوں کے متعلق اپنے حقوق دوسروں پر فروخت کر کے علاقہ سے چلے گئے ہیں۔ اور مزید یہ کہ بہت سے سند ہولڈروں کے مقدمات جو کہ قبضہ زمین سے متعلق ہیں۔ مختلف دیوانی عدالتوں میں زیر غور ہیں۔

جناب اسپیکر کوئی ضمنی سوال۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ جناب اس میں میرا ضمنی سوال ہے کہ اندرون پٹ

فیڈر۔ زمینداروں کو یا سند ہولڈروں کو یا وہاں کے لوگوں کو ایک مدت دی تھی کہ وہ اپنے پیسے جمع کرائیں اور اپنے وہ مالکانہ حقوق لیں۔ تو ۱۹۹۳ء تک اس کی مدت تھی اس کے بعد وہ مدت ختم ہو گئی۔ اب بہت سے زمیندار لوگ ایسے تھے اس وقت ان کے پاس رقم نہیں تھی۔ کہ وہ سرکار کو پیسے دیتے۔ اور اپنے مالکانہ حقوق لیتے۔ ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اس پر حکومت ہمدردی سے غور کرے گی کیا ان کو موقع دے گی۔ تاکہ وہ لوگ اپنا پیسہ دیں اور اپنا مالکانہ حقوق لیں۔

حاجی علی محمد نوتیسزنی (وزیر مال) انشاء اللہ اس پر ہمدردی سے غور کریں گے اور معیاد دے دیں گے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ شکرپہ۔

جناب اسپیکر۔ سوال نمبر ۱۱۱۱ میر عبدالکریم نوشیروانی

۱۱۱۱، میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطع فرمائیں گے کہ۔

جب میں اس وقت کتنے ایکڑ سرکاری اراضی موجود ہے اور کس قدر ایکڑ کارخانوں کے لئے مختص کی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

حاجی علی محمد نوتیسزنی (وزیر مال) اس سلسلہ میں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع

لسبیلہ سے ضروری معلومات طلب کر لی گئی ہیں۔ انہوں نے مطلع فرمایا ہے کہ جب میں سرکاری

ارضی ۱۰۱۱۰۱۱۱ ایکڑ موجود ہے جس میں غیر ممکن پہاڑ۔ بخر قدیم وغیرہ شامل ہے۔

ارضی ٹاؤن ایریا سے باہر ہے۔ کارخانہ / فیکٹری وغیرہ کے لئے کوئی سرکاری اراضی مختص نہیں

کی گئی اور نہ ہی انڈسٹریل ایریا کے آس پاس کوئی سرکاری اراضی موجود ہے۔

۱۱، میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطع فرمائیں گے کہ۔

سال ۱۹۹۳-۹۵ اور ۱۹۹۵-۹۶ کے دوران صوبہ میں جھگمہ مواصلات و تعمیرات نے

کتنے روڈ تعمیر / کھولے گئے ہیں۔ اور ان روڈوں کی تعمیر پر کس قدر رقم خرچ کی گئی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات

سال ۹۵-۹۶ء میں تعمیر کئے گئے روڈ اور ان پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج

ذیل ہے۔

- (۱) لیاری اور ماڑہ روڈ بشمول سیکشن ضلع گواڈر ۳۰۰ ملین
- (۲) لیاری اور ماڑہ روڈ (ضلع لسبیلہ) ۵۰۰ ملین
- ب۔ سال ۹۶-۹۷ء میں تعمیر کئے گئے روڈ اور ان پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل۔
- (۱) لیاری اور ماڑہ روڈ بشمول سیکشن ضلع گواڈر ۳۰۰ ملین
- (۲) خاران سوراہ روڈ براستہ بینچہ ۶۰۰ ملین
- (۳) روبدار بی بی نانی روڈ ۱۰۸۹ ملین
- (۴) تربت بلیڈہ روڈ ۵۰۰ ملین
- (۵) کپاسرک کو حد کبلی تربت (PWP) ۰۰۰ ملین
- (۶) کپاسرک حٹک زامران (PWP) ۰۰۰ ملین

ان مذکورہ سالوں میں محکمہ مواصلات و تعمیرات نے سڑکوں کی تعمیر میں جو ہدف

حاصل کئے ہیں۔ وہ اس طرح سے ہیں۔

کام کی تفصیل

نمبر شمار سڑک کا نام

BLOCK	BASE	SUB	EARCH	
TOPPING	COURSE	BASE	WORK	
۳۰	۳	۵	۳	۱۔ جعفر آباد میں سڑکوں کی تعمیر
—	—	۶	۴	۲۔ برشور کئی حاجی خان سڑک کی تعمیر
—	—	۲۰۸	۸	۳۔ گندواہ جھل گئی روڈ
—	—	۳۳۰	۲۰	۴۔ دکی ہوسٹری سڑک کی تعمیر

—	—	—	—	۵۔ پشین ڈب خانوزئی۔ تور شاہ سڑک ۱۷۰ کلومیٹر ۵۰۰ کلومیٹر
۳۳۰۰ کلومیٹر	—	—	—	۶۔ پشین، سرانان، سید حمید گلستان سڑک ۱۸۰ کلومیٹر
۳۶۰۰ کلومیٹر	—	—	—	۷۔ سینڈک سڑک کی تعمیر
۱۰۸ کلومیٹر	—	—	—	۸۔ بروری روڈ
۱۰۸ کلومیٹر	—	—	—	۹۔ بروری سبزل سڑک کی تعمیر
۱۰۵ کلومیٹر	—	—	—	۱۰۔ سوئی ڈیرہ بگٹی سڑک کی تعمیر
۹۰۲۳ کلومیٹر	—	—	—	۱۱۔ سبی رکھنی سڑک کی تعمیر
—	—	—	—	۱۲۔ کوٹ لگی میڈ باغ روڈ ۲۰۵ کلومیٹر
—	—	—	—	۱۳۔ جھل لگی سڑک کی تعمیر ۱۰۰ کلومیٹر ۱۰۰ کلومیٹر ۱۰۰ کلومیٹر
—	—	—	—	۱۴۔ گندادہ جھل لگی سڑک کی تعمیر ۱۰۰ کلومیٹر ۷۰ کلومیٹر
—	—	—	—	۱۵۔ کوٹ لگی چندرا سڑک کی تعمیر ۲۰۰ کلومیٹر
—	—	—	—	۱۶۔ سیف آباد۔ طارق آباد سڑک ۳۰۰ کلومیٹر ۲۰۰ کلومیٹر

۱۰۱۰۸۳

۱۳۰۵

۱۲۰۸

۹۰۶۱

جہاں تک مذکورہ کاموں پر جو رقم خرچ ہوئی ہے اس کا علیحدہ بتانا مشکل ہے۔ کیونکہ ان منصوبہ جات میں سڑکوں کی تعمیر کے ساتھ دوسرے کام بھی ہوئے ہیں۔ جیسے پلوں اور چھوٹی پلوں یا کورٹ کی تعمیر حفاظتی بند وغیرہ وغیرہ۔

تاکہ محکمہ اس جو اب کے ساتھ سال ۱۹۹۳ء، ۱۹۹۵ء اور ۱۹۹۶ء میں ضلع وار کاموں کی تعداد مختص شدہ رقم اور خرچ کا گوشوارہ معزز ممبر کی آگاہی کے لئے درج ذیل ہے۔

شعبہ مواصلات ضلع وار دوران سال ۱۹۹۳ء-۹۵ء

نمبر شمار ضلع کا نام اسکیموں کی تعداد مختص شدہ رقم خرچ مکمل شدہ اسکیموں کی تعداد

۱	۲۹۶۰۰	۲۹۶۰۰	۱	چاٹی	۱
—	۱۰۹۹۹	۰۰۹۹۹	۱	ڈیرہ بگٹی	۲
—	۶۰۱	۶۰۱	۱	جعفر آباد	۳
—	۰۶۹۹۹	۰۶۹۹۹	۱	قلعہ عبداللہ	۳
—	۱۰۰۱۶	۱۰۹۳۳	۱	قلعہ سیف اللہ	۵
۱	۱۲۰۰۰	۱۲۰۰۰	۱	لورالائی	۶
۲	۲۸۰۳۸	۲۸۰۳۸	۶	پشپور	۶
۳	۲۲۰۳۹۸	۲۲۰۳۳۱	۱۰	کونٹہ	۸
—	—	—	—	ڈیرہ مراد جمالی	۹
—	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۳	سبی	۱۰
—	۸۰۶۵۰	۸۰۶۵۰	۲	ٹوب	۱۱
۱	۳۰۰۰۰	۳۰۰۰۰	۱	زیارت	۱۲
—	۶۰۰۳۶۲	۶۰۰۳۶۲	۳	جھل گسی	۱۳
۹	۱۸۳۰۲۰۳	۱۸۶۰۴۴۵	۳۱	ٹوٹل	

شعبہ مواصلات ضلع وار دوران سال ۹۶-۱۹۹۵ء

نمبر شمار	ضلع کا نام	منصوبوں کی تعداد	مختص شدہ رقم	خرچ	مکمل شدہ اسکیموں کی تعداد
—	—	—	—	—	—
۱	چاٹی	—	—	—	—
۲	ڈیرہ بگٹی	۱	۰۰۸۰۰	—	—
۳	جعفر آباد	۲	۲۵۰۹۵۳	۲۵۰۹۵۳	—
۴	لودلان	۱	۲۰۰۰۰	۲۰۰۰۰	—

—	۳۰۰۰۰	۳۰۰۰۰	۱	۵۔ قلعہ سیف اللہ
—	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱	۶۔ لورالائی
—	۳۱۰۱۸۲	۳۱۰۱۸۲	۳	۷۔ پشین
۸	۲۵۰۵۱۲	۲۵۰۵۱۲	۱۲	۸۔ کوئٹہ
—	—	—	—	۹۔ ڈیرہ مراد جمالی
—	۵۸۰۰۰۰	۵۸۰۰۰۰	۲	۱۰۔ سبی
—	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱	۱۱۔ ٹوب
—	—	—	—	۱۲۔ زیارت
۵	۱۴۳۰۴۳۶	۱۴۳۰۴۳۶	۱۰	۱۳۔ جھل بگسی
۱۳	۳۳۰۰۱۸۳	۳۳۰۰۱۸۳	۲۵	ٹوٹل

جناب اسپیکر کوئی ضمنی سوال۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ضمنی سوال۔ مجھے سینئر وزیر سے جواب چاہیے۔ یہ بلوچستان کا اصل ڈیپارٹمنٹ ہے۔ جو اس وقت آدھا بلوچستان کھا چکا ہے۔ یہ بی اینڈ آر۔ جناب اس میں لکھا ہوا خاران، سوراب روڈ براستہ بیچہ، یہ خاران سوراب روڈ نہیں ہے سوراب پتنگور روڈ ہے جواب درست ہے۔

میں نے یہ پوچھا کہ اس کا اپنا حلقہ ہے سوراب بسیمہ روڈ ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر آپ امتحان لے رہے ہیں۔

میر عبدالرحیم خان مندوخیل جناب یہاں دیا گیا ہے پشین سرانان سید حمید گلستان سڑک۔ یہ سڑک تو صحیح ہے کہ یہ ہمارے علاقے کی ہے۔ لیکن کیا یہ مکمل ہے۔

میر اسرار اللہ زہری وزیر مواصلات کی بجائے جواب دیا۔

جناب مجھے پتہ نہیں ہے وزیر صاحب آئے گا جواب دے گا۔

سیکرٹری صاحب بھی نئے آئے ہیں۔

جناب اسپیکر سوال نمبر ۳۳ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب۔

۳۳، میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف۔ کیا یہ درست ہے کہ ایک پیسیرو گاڑی نمبر ۲۸۳۹ کیو اے ایچ کراچی لے جانی گئی

ہے۔

ب۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاڑی گم ہو گئی ہے۔

ج۔ اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ گاڑی کس مقصد کیلئے کراچی

لے لی گئی ہے۔ اور کب گم ہوئی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر لوکل گورنمنٹ)

الف۔ جی ہاں۔

ب۔ جی ہاں!

ج۔ یہ گاڑی مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۹۷ء کو سرکاری ڈیوٹی پر کراچی گئی تھی۔ اور مورخہ ۲۲

فروری ۱۹۹۷ء کو گم ہوئی اس کی باقاعدہ ایف۔ آئی۔ آر اسی وقت تھانہ میں درج کرا دی گئی تھی۔

اور اس سلسلہ میں رپورٹ محکمہ داخلہ حکومت بلوچستان کو بھجوا دی گئی تھی۔ محکمہ داخلہ اس

سلسلہ میں دوسرے صوبوں کی مدد سے گاڑی کو تلاش کرنے کی جدوجہد کر رہا ہے۔

جناب اسپیکر سوال نمبر ۳۳ سے متعلق ضمنی سوال دریافت فرمائیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب یہاں لکھا ہوا ہے کہ سرکاری گاڑی سپہ جارد سرکاری

ٹور پر کراچی گئی ہوئی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ سرکاری ٹور پر نہیں گیا تھا۔ اگر سرکاری ٹور پر

گئی ہوئی تھی تو آپ مہربانی کریں۔ یہ بتائیں کہ کس کام کے لئے کراچی گئی تھی۔ میری شنید میں

آیا ہے کہ یہ نجی شاپنگ کے لئے کراچی گئی ہوئی تھی۔ افسران کی لاپرواہی سے وہاں ڈیفنس میں

اس کا دروازہ کھلا چھوڑ کر سٹور میں چلا گیا۔ وزیر صاحب فرمائیں کہ یہ سرکاری ڈیوٹی پر گیا تھا یا

ایسے سیر کرنے کے لئے۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر) جناب یہاں لکھا ہوا ہے سرکاری ڈیوٹی پر گیا تھا۔
 میر عبدالکریم نوشیروانی کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہاں پر کوئی سرکاری میٹنگ تھی یا
 کوئی سرکاری فنکشن تھا سیکرٹری صاحب وہاں گیا۔ کیا کوئی اور کام تھا سرکاری گاڑی لے گیا۔
 میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر) جناب والا وہ گئے تھے چکر لگانے سرکاری گاڑی
 چوری ہو گئی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب اس پر انکوائری کرائیں کہ یہ کس کی غفلت سے
 ہوا اور اس کا تھوان کون ادا کرے گا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی وزیر موصوف نے یہ تو تسلیم کر لیا کہ بی اینڈ آر کی غفلت
 کی وجہ سے ان کے گلے کے آفسران کی غفلت کی وجہ سے ہوا ہے یہ سرکاری ڈیوٹی پر نہیں گیا
 ہے۔ ٹی شاپنگ کے لئے گیا ہے۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر لوکل گورنمنٹ) آپ کی بھی تو اپنی گاڑی
 چوری ہوئی۔

میر عبدالکریم نوشیروانی یہ تو مجھے نقصان ہوا۔ یہ تو قوم کو نقصان ہوا۔ اگر میری
 گاڑی چوری ہوئی ہے تو مجھے نقصان ہوا ہے یہ پورے بلوچستانی قوم کو نقصان ہوا ہے۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر لوکل گورنمنٹ) جناب چیف نمسٹر آئے گا
 تحقیقات کریں گے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب آپ تو لوکل گورنمنٹ کے وزیر ہیں آپ پر تو دیے
 انہوں نے جواب چٹی کر دیا ہے۔ میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں اس سوال کو Defer ڈیفر
 کریں۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر لوکل گورنمنٹ) میں جواب دے رہا ہوں۔
 اس کو Defer ڈیفرنہ کریں۔

جناب اسپیکر اس کو ڈیفر کر دیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ہاں Defer ڈیفیر کر دیں۔

جناب اسپیکر ڈیفیر کر دیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا۔ Defer ڈیفیر کرنے میں یہ دیا جائے کہ جس سے اس کو ٹور پر نہیں بھیجا ایسے ہی اپنے مقاصد کے لئے بھیجی گم ہو گئی چوری ہو گئی اور سزا کے علاوہ انہیں وہ قیمت بھی داخل کرنی چاہئے خزانے میں۔ کیا وزیر صاحب اس سے یہ قیمت خزانے میں داخل کرائیں گے۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر لوکل گورنمنٹ جناب جو (بی لینڈ آر) منسٹر ہو گا وہ یہ کام کرے گا۔ ابھی تو انکواری ہو رہی ہے۔

جناب اسپیکر مندوخیل صاحب انہوں نے سہمی نہیں ہے چوری ہوئی ہے باقاعدہ ایف آئی آر ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا جب وہ ڈیوٹی پر نہیں تھے گاڑی گم ہو گئی۔ تو اس کے معنی یہ ہے کہ وہ غیر قانونی لے گئے یہ حکومت کی چیز۔ پبلک کی چیز اس کا تادان کون ادا کرے گا۔ قانون کے خلاف یہ اقدام کیا ہے۔ یہ تادان لینا پڑے گا۔

جناب اسپیکر مندوخیل آپ وکیل ہیں مجھے سے بہتر جانتے ہیں کہ ان کی گاڑی کراچی میں چوری ہو گئی یا چھینی گئی اس کی باقاعدہ ایف آئی آر درج ہے۔

جناب اسپیکر میرے خیال میں یقیناً حکومت نے انکواری کی ہوگی۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر لوکل گورنمنٹ جناب انکواری کرینگے۔ تادان سیکرٹری پہ آتا ہے ڈرائیور پہ آتا ہے وہ دیکھ لیں گے بعد میں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل یہ اطمینان بخش جواب نہیں ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ہمیں انکواری پسند ہے مگر اپوزیشن کے بیچڑ سے ہم ممبران لیں گے ٹریڈری۔

عبدالرحیم خان مندوخیل یہ تادان دینا پڑیگا۔ جناب والا بالکل۔

جناب اسپیکر میری بات سنیں۔۔۔
عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا آپ ایسی رعایت کیے اُن لوگوں کو دے رہے ہیں جو۔۔۔

جناب اسپیکر رعایت نہیں دے رہا ہوں مندوخیل صاحب آپ وکیل ہیں۔ آپ مجھ سے بہتر سمجھ سکتے ہیں کہ انکی گاڑی کراچی میں جو جواب کے مطابق۔۔۔ وہاں پہ پھینسی گئی یا چوری ہو گئی۔ اب اسکی باقاعدہ ایف آئی آر درج ہے۔ آپ اُن سے پوچھیں کہ ایف آئی آر کہاں پر ہے کدھر ہے یہ البتہ ہو سکتا ہے کہ ایف آئی آر کدھر ہے اور اس پہ پیش رفت کیا ہوئی اسکی؟

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا جب ڈیوٹی پہ نہیں گئی تو اسکا تھان پبلک ٹریوری کو ہوا ہے۔۔۔

جناب اسپیکر یقیناً ہوا ہے۔۔۔
عبدالرحیم خان مندوخیل میں کہوں گا بجرمانہ غفلت کی وجہ سے۔ اور اس میں Positively انکی غفلت سے ہوا کوئی پتہ نہیں۔۔۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) جناب کیا پتہ ہے غفلت کی وجہ سے ہوا ہے یا کچھ ہوا ہے وہ انکوآری کے بعد پتہ چل جائیگا آپ کیوں سٹریس Stress کر رہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل یہ بات صحیح ہے جسکا پتہ لگ گیا کہ اس نے یہ کام کیا ہے۔ اس کو تھان ادا کرنا چاہیے۔

جناب اسپیکر یقیناً۔۔۔
میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) بالکل کریٹنگ انشاء اللہ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب اسپیکر صاحب آپ اس میں ایک کمیٹی تشکیل دیں مگر ٹریوری بیگز سے نہیں اپوزیشن کے دو ممبر آپ لے لیں اسکا صحیح انکوآری کریں گے اس

گاڑی کا کیونکہ یہ قوم کی امانت ہے جناب۔

جناب اسپیکر آپ کو کراچی پولیس میں ہم لوگ اپنا ایسوسی اٹ **Accociate** کریں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی بالکل ہم اسکے لئے جائیں گے۔

جناب اسپیکر کراچی پولیس تفتیش کر رہی ہے اسمیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب ہم کراچی پولیس پہ یقین نہیں رکھتے ہیں۔ اسکی تفتیش

پر کیونکہ۔۔۔

جناب اسپیکر عبدالکریم نوشیروانی صاحب آپ کیسے کہہ سکتے ہیں؟

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب اسپیکر کراچی میں ڈیلی **Daily** سینکڑوں گاڑیاں چوری

ہوتی ہیں۔ پولیس نے کونسی گاڑیاں برآمد کی ہیں؟

میر اسرار اللہ خان زہری (فلسٹر بلدیات) بلوچستان پولیس نے برآمد کی ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی ہاں بلوچستان پولیس پہ ہمیں یقین ہے۔

جناب اسپیکر میر اسرار اللہ صاحب اگر تفتیش پہ جانا چاہتا ہے تو جانے دیں بیچارے

کو کیا فرق پڑتا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب آپ بلوچستان پولیس کو مہربانی کر کے بھیج دیں اس

کے لئے۔

جناب اسپیکر یہ نہیں ہو سکتا۔ جہاں پہ وقوعہ ہوا ہے وہیں پہ ہوگا۔ وہاں کا ہے وہیں پہ

ہوگا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی تو مہربانی کریں یہاں سے اپوزیشن کے بیٹھڑے تشکیل

دیدیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا اس میں کراچی کے پولیس کا مسئلہ نہیں ہے۔

اس میں کراچی کے پولیس کو یہ متعین کریگا کہ کس نے چوری کی ہے۔ کون کرمینل **Criminal**

ہے۔ ہم تو یہاں اس بات کو زبردست بحث لارہے ہیں کہ ایک شخص نے جسکے پاس امانت تھی اس

امانت کو اس نے ایک قسم کی خیانت کی اور وہ گاڑی گم ہو گئی ضائع ہو گئی۔ ہمارے لئے زبردستی تفتیش مسئلہ ہے۔ ہمارے لئے وہ نہیں ہے کہ کس نے چوری کی اور کون مجرم ہے؟ یہ ہے ہماری بات جناب۔

جناب اسپیکر بالکل۔ وہ فرما رہے ہیں کہ اس پہ بھی ہم انکوائری کر رہے ہیں۔ ہاں بس ٹھیک ہے۔ شکریہ جی۔ Question Hour is over۔ اب رخصت کی اگر کوئی درخواست ہو تو سیکرٹری صاحب پڑھیئے۔

رخصت کی درخواستیں۔

اختر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی) سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جج پر گئے ہوئے ہیں اسلئے انہوں نے ۲۸ اپریل سے ۱۰ مئی تک رواں اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر گئے ہوئے تھے ابھی آگئے ہیں۔ جی جناب۔ اور ہے کوئی؟ سیکرٹری اسمبلی ڈاکٹر تارا چند ایم پی اے نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج سے بارہ مئی تک اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر منظور ہے جی؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی سردار محمد صلاح بھوتانی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر جناب رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی سردار رام سنگھ نے ناسازیِ طبیعت کی بناء پر آج کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر کیا رخصت منظور ہے جی؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی مولانا اللہ داد خسیہ خواہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر کیا رخصت منظور ہے جی؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی مولوی عبدالواسع صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر کیا رخصت منظور ہے جی؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی مولوی فیض اللہ انوید زاہد صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر کیا رخصت منظور ہے جی؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر Next Item on the Agenda is تحریک التواء ہے۔ تحریک

التواء جناب مندو خیل صاحب کی جانب سے ہے۔ تحریک التواء نمبر گیارہ۔ جناب مندو خیل صاحب پیش کریں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب میں صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مجریہ

۱۹۷۳ء کے قاعدہ نمبر ۷ کے تحت اس تحریک کا نوٹس دیتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی کارروائی

روک کر اس فوری اہمیت کے عوامی مسئلہ پر بحث کی جائے کہ کپلاک میں آہوشی اسکیم کے

پائپ جگہ جگہ سے ٹوٹ گئے ہیں اور سرکاری عملہ اور ٹھیکیدار وصولی ٹیکس وبل اپنے فرائض کی

ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں اور اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہیں جسکی وجہ سے تمام

کپلاک کے باشندے پینے کے پانی کی قلت کا شکار اور گندے پانی کے پینے پر مجبور کر دیئے گئے

ہیں جسکے خلاف علاقے میں سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے جس سے عوام احتجاج پر اتر آئے ہیں۔ تراشہ اخبار لف ہے۔

جناب اسپیکر تحریک یہ ہے کہ کپلاک میں آبنوشی اسکیم کے پائپ جگہ جگہ سے ٹوٹ گئے ہیں اور سرکاری عملہ اور ٹھیکیدار وصولی ٹیکس و بل اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں اور اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہیں جسکی وجہ سے تمام کپلاک کے باشندے پینے کے پانی کی قلت کا شکار ہیں اور گندا پانی پینے پر مجبور کر دیئے گئے ہیں جسکے خلاف علاقے میں سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور عوام احتجاج پر اتر آئے ہیں۔ اخبار کا تراشہ بھی انہوں نے اپنے سپورٹ میں لف کیا ہے۔ تو جناب کچھ ارشاد فرمائیں گے؟ آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے اپوز Oppose کریں گے اس طرح سے؟ یہاں سے کوئی ہے صاحب۔ مولانا صاحب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل اگر کوئی اپوز Oppose نہیں کرتا تو اس کو قبول کرتا ہے۔

جناب اسپیکر پوچھ رہا ہوں آپ تو جارہے تھے۔ آپ کو روک دیا آپ جارہے تھے۔ عبدالرحیم خان مندوخیل ہاں اسی لئے میرا خیال تھا کہ وہ خود جواب دیدیں۔ سردار چاکر خان ڈومکی (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) جناب اسپیکر صاحب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر نہیں اپوز Oppose کرنا چاہتے ہیں یا کہ اسکے۔۔۔ وہ بعد کی بات ہے۔ آپ اپوز Oppose کرتے ہیں؟

سردار چاکر خان ڈومکی (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) اپوز کرتے ہیں ہم لوگ جی۔ مسئلہ یہ ہے کہ جی چھوٹا سا مسئلہ ہے مندوخیل صاحب ہمیں کہہ دیجئے ہم اسی وقت اسکو ٹھیک کرادیتے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ چھوٹے سے پائپ ٹوٹے ہوئے ہیں۔ ایک طرف تو ہم اسکو ریموو Remove کرادینگے ایسی کوئی بات نہیں ہے ہم تسلی دیتے ہیں انکو۔ دوسرا ہمارا ٹیکس ہے جی اٹھارہ سو کنکشن ہیں ایک سو پچاس لوگوں نے ٹیکس دیا ہے باقی ہمارے

ٹیکس کے واجبات بھی رہتے ہیں۔ جب ہمارا ٹیکس نہ ہو تو ہم کس طرح واٹر سپلائی اسکیم چلائیں گے؟ ٹیکس ہمیں مل نہیں رہا۔ دوسرا پکلاک کے لئے جی سات کروڑ روپے کی اسکیم چالو کر رہے ہیں ابھی ٹینڈر ہو گئے ہیں ورک آرڈر ہو گیا ہے اس پہ واٹر سپلائی بھی ہے سینی ٹیشن بھی ہے۔

جناب اسپیکر پکلاک کے لئے؟

سردار چاکر خان ڈوکی (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) جی ہاں۔

جناب اسپیکر اچھا۔

سردار چاکر خان ڈوکی (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) مندو خیل کو شاید پتہ ہے یا علم میں ہے یا نہیں؟ دیکھیں اگر تھوڑے سے پائپ Pipe لیک ہیں تو ہم ریموو Remove کرا دینگے اس میں تحریک لانے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ آپ مجھے خود ٹیلی فون پر بتاتے۔

جناب اسپیکر کہتے ہیں جی آپ کے ڈیفیکٹس Defects دور کر دیئے جائیں گے سارے عبدالرحیم خان مندو خیل مہربانی آپکی یہ آپ نے بہت اچھا وہ اختیار کیا کہ سہ اور یہ ہے کہ مسئلہ With due respect مسئلہ چھوٹا نہیں ہے بالکل یہ پائپ ٹوٹے ہوئے ہیں اور واقعی کافی وقت لوگ مسلسل احتجاج کر رہے ہیں اور مطالبہ کر رہے ہیں۔ اچھا ہو گیا کہ آپ کے نوٹس میں آ گیا اور آپ۔۔۔

سردار چاکر خان ڈوکی (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) ابھی یہ نوٹس میں آیا ہے انشاء اللہ ٹھیک کرا دوں گا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم آپ سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ آپ اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں ہمیں ٹیکس تو دلا دیں؟

عبدالرحیم خان مندو خیل وہ ٹیکس تو جنہوں نے دیا ہے انکو بھی نہیں دیتے ہیں پانی۔ پانی تو وہ دیتے نہیں ٹھیکیدار کا جو طریقہ ہے اس نے لوگوں کو تنگ کیا ہوا ہے۔

سردار چاکر خان ڈوکی (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) ہم آپ سے اہل

کرتے ہیں بھایا ہمارا سولہ سو پچاس کنکشن جو میں انکا ٹیکس نہیں مل رہا ہے ابھی۔ آپ اپنا اثر
و رسوخ استعمال کریں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل آپ کو ملے گا لیکن آپ پانی پہنچائیں۔

جناب اسپیکر سردار صاحب اور مندوخیل صاحب کرسی صدارت پہ کوئی بیٹھے ہوئے
ہیں آپ کے۔ آپ آپس میں۔۔۔ مجھے سے مخاطب ہو کے۔۔۔

سردار چاکر خان ڈوکلی (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) آپکی اجازت سے بات
کر رہے ہیں جناب۔

جناب اسپیکر نہیں نہیں ٹھیک ہے تسلی کرا دی ہے آپ نے۔ بڑی مہربانی جی۔ So
not pressed جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جی۔ (Not Pressed)

جناب اسپیکر Thank you very much سرکاری کارروائی کیونکہ آج لہجھڈے
پہ کوئی نہیں ہے۔

تحریک التواء نمبر ۱۲۔ عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب باہر چلے گئے۔ عبدالرحیم خان
مندوخیل آپ کی دوسری تحریک۔ تحریک التواء نمبر ۱۲۔

میر محمد عاصم کرد (گیلو) پوائنٹ آف آرڈر اسپیکر صاحب؟

جناب اسپیکر جی پوائنٹ آف آرڈر عاصم کرد صاحب؟

میر محمد عاصم کرد (گیلو) جی اسکی تحریک التواء اتنی اہمیت کی نہیں ہے اسی طرح وہ خود
بھی Interest نہیں لینا چاہتا۔ یہ کوئی اہم نوعیت کی نہیں ہے ان پہ آپ زیادہ زور نہ دیں۔

جناب اسپیکر کس کی؟

میر محمد عاصم کرد (گیلو) انہیں خود ہی Interest نہیں ہے۔ وہ تحریک التواء اپنا
چھوڑ کر دوسرے بیٹھوں پر جا کے بیٹھ کر اپنی مجلسوں میں مصروف ہیں۔

جناب اسپیکر نہیں وہ پڑھیں گے تو پتہ چلے گا انہوں نے ابھی تک پڑھا ہی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر آپ اس کو اپوز کرتے ہیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) میں اس پر کچھ بات کر لوں گا۔

جناب اسپیکر ٹھیک ہے چلیے بولینے گا۔ اس پر ہم بھی اظہارِ افسوس کرتے ہیں لیکن گزشتہ حکومت کی نسبت موجودہ دور حکومت میں انتہائی کم ہے۔ جو کچھ واقعات ہوئے ہیں۔ مثلاً ڈیرہ بگٹی میں جو واقعہ ہوا تھا اس کے ملزمان بھی پکڑے گئے یا رکن اسمبلی مارا چند کے بھائی کا قتل وہ ملزم بھی پکڑے گئے ہیں اس کے علاوہ جو صحبت پور میں واقعہ ہوا تھا یا صرف صاحب کا واقعہ ہے۔ اس کے ملزمان کی نشاندہی ہو چکی ہے۔ پہلے جو یہاں مسئلہ آیا اس پر بحث ہوئی۔ اور ہم نے یقین دہانی کرائی کہ ان کی نشاندہی ہو گئی ہے۔ اور محکمہ پولیس کی ٹیم ان کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ جو نئی پکڑے جائیں گے تو انشاء اللہ ہم ان کو سزا دے دینگے۔ کسی کو اس مسئلے میں معاف نہیں کریں گے۔ میرے خیال میں رحیم صاحب نے جو بات یہاں لائی ہے۔ کہ حکومت کے نوٹس میں ہو۔ یقیناً حکومت کے نوٹس میں ہے اور اس پر ہم غور نہیں بلکہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ مجرم کو ہم پکڑے اور اس کو سزا دے اور جو مظلوم ہے اسکے ساتھ ہم تعاون کریں اور یقیناً ہم ان مظلوموں کے ساتھ ہیں اور جو ظالم ہے اس کو ہم سزا دے دینگے کوئی نہیں بچے گا انشاء اللہ اور نشاندہی بھی ہو چکی ہے اور جو واقعہ ہوا ہے اس کے ملزم پکڑے گئے ہیں۔ تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ محرک اگر اپنی تحریک پر زور نہ دے تو بہتر ہوگا۔ کیونکہ جو واقعات ہوئے تھے ان سب کی وضاحت ہو گئی۔ اگر ان کو مزید وضاحت چاہئے تو وہ بھی ہم کر سکتے ہیں۔ میرے خیال میں ایسے واقعات کچھلی حکومت کی نسبت اب فی الحال ٹھیک ٹھاک درست ہے۔

جناب اسپیکر عبدالرحیم خان مندوخیل۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب اسپیکر بنیادی بات تو یہ کہ اس کی ایڈمیزیبلٹی Admissibility پر بات ہو رہی ہے۔ میں نہیں سمجھا کہ انہوں نے اس کو اپوز کیا۔ اگر اپوز نہیں کرتا تو آپ اس کو ایڈمٹ کریں۔ تاکہ اس پر بحث ہو۔

جناب اسپیکر ان کا وضاحتی بیان ہے۔ آپ اس پر کچھ فرمائیں۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی جناب اسپیکر اگر مجھے اجازت ہو۔

جناب اسپیکر جی جناب۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی جہاں تک رولز کا تعلق ہے اور آپ یقیناً ان رولز کو پڑھ کر یہ

کارروائی چلا رہے ہیں۔ اور وہ روایات جو آپ نے سینٹ میں یا نیشنل اسمبلی میں دیکھی ہوں گی

اس میں بھی یہی ہے کہ اگر کوئی تحریک التواء پیش ہو اس پر بحث ہوتی ہے۔ اور اگر وہاں سے

اپوزن ہو تو ایڈٹ کیا جاتا ہے لیکن یہاں کئی برسوں سے ہم نے یہ رواج بنایا ہے اس رواج

کے تحت اگر کوئی تحریک التواء اپوزیشن سے آتی ہے۔ اور اس پر محرک کچھ بول لیتا ہے۔ اور

وہاں سے متعلقہ وزیر عام طور پر وزیر قانون حکومت کی طرف سے وضاحت کر دیتے تھے اور اگر

محرک مطمئن ہو جائے کہ وہ ایک اہم نکتہ اس اسمبلی کے توسط سے عوام کے سامنے لانا چاہتے

تھے اور اگر ان کی تسلی ہو جائے تو وہ زور نہیں دیتے۔ یہ رواج ہم نے چلایا ہوا تھا۔ میں سمجھتا

ہوں اگر اس اسمبلی میں بھی اس کو adopt کرتے رہے اس میں کئی موشن ایسے ہونگے جن کو

ایڈٹ کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی یہی نٹایا جائے گا۔

جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں اس لئے ان سے گزارش کی اور بلکہ پہلے بھی کہا کہ اگر آپ

اس کو اپوز کرتے ہیں۔ تو بتائیں تاکہ محرک اپنے دلائل دے ایڈمیسیبلٹی Admissibility پر

بات کرے کہ اس کو ایڈٹ کیا جائے یا نہ کیا جائے اس کی بات ہوتی ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی جناب میں یہاں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ وہاں سے آپ نے

اس کو موقع دے دیا۔

جناب اسپیکر نہیں وہ تو میں نے کہا ان سے اس نے کہا کہ میں وضاحتی بیان دینا چاہتا

ہوں۔ I am thank full to you ا غلط ہے یہ ویسے۔

According to the rules yes. مسٹر سعید احمد ہاشمی

جناب اسپیکر I do admit it is wrong Yes موشن جب آگیا۔ موشن

کے بعد انہوں نے اپوز کرنا ہے یا ہاں دونوں صورتوں میں ایک چیز ہے اس کے بعد وضاحتی بیان آئیگا۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی I am pointing out

جیسے یہ ہو رہا ہے ایسے ہم کر کے آئے ہیں۔

جناب اسپیکر آپ کا مطلب نہیں ہونا چاہئے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی ہونا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں اس میں ایڈمنٹ کے معاملے نہیں

آئینگے تحریک آپ دو دن کے بعد نمٹانے کی بات نہیں ہوگی ڈیسبٹس نہیں ہوگی اگر مطمئن ہو

جاتا تو میں اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا تو ان کے جواب سے تسلی ہو جاتی ہے۔ تو وہ تحریک یہی

منٹ گئی۔ جیسا کہ یہ موقع ہے مولانا صاحب نے اپنا اظہار خیال کر دیا اس پر اگر محرک کو دو

منٹ دے دیں وہ اپنا اظہار خیال کریں گے۔

جناب اسپیکر I am giving the time but I was according to

the rules and I have also pointed out rule to you

مگر یہ درست ہے آپ کی بات کہ یہاں پر طریقہ کار رہا ہے کہ وہاں سے تحریک آتی ہے اور وزیر

متعلقہ کچھ بیان فرمادیتے ہیں۔ اگر محرک کی تسلی ہو جاتی ہے۔ تو ٹھیک ہے نہیں تو پھر آگے چلی

جائیگی۔ Thank you very much۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب اسپیکر یہ بات صحیح ہے یہ پریکٹس ہر جگہ پر ہے

کہ گورنمنٹ ایک بیان دے اگر محرک مطمئن ہو جائے تو پھر صحیح ہے لیکن اس میں ذرا یہ فرق

ہے کہ مطلب یہ کہ کپلاک کے پانی کا اور ایک امن و امان کا مسئلہ ان دو مسائل میں ذرا فرق

امن و امان کا مسئلہ بڑا شدید ہے جناب والا تشویشناک ہے ابھی یعنی میں عام مثال آپ کو دے

دوں بلکہ ایک سادہ اور یہاں یہ دلیل دی جا رہی ہے بلکہ ہر گورنمنٹ کا یہ ہونا ہے کہ فلاں

گورنمنٹ کے مقابلے میں ہماری گورنمنٹ میں ترقی زیادہ ہوئی ہماری گورنمنٹ میں کرپشن کم ہے

ہماری گورنمنٹ میں امن و امان صحیح ہے۔ میں ایک مثال دیتا ہوں یکم اپریل تا ۳۰ اپریل

صوبے میں ۳۸ قتل ہوئے ہیں۔ ۱۱ ڈکیتیاں موٹر سائیکل چھینے گئے ۴ یہ رپورٹس کس ہے۔
 (ایف۔ آئی۔ آر) والے کیس Case ہے۔ یعنی وہ جو ابھی تک ان کی رپورٹ نہیں ہوئی ہے یا
 مجبوری سے لوگ گھبراہٹ سے وہ رپورٹ نہیں کرتے ہیں وہ اور بات ہے۔ جو رپورٹ ہوئے
 ہیں۔ (ایف۔ آئی۔ آر) ان کا ہے اور اخباروں میں بھی ہیں۔ کار چھینا گیا ایک اغواء کے بہت
 سے کیس ہوئے ہیں جو آپ کو معلوم ہے ہمارے صوبے میں یہ اغواء کا سلسلہ ابھی شروع ہوا
 ہے اس دن بھی صحبت پور کا ایک کیس آیا یہ تو بڑا Series کیس ہیں۔ اغواء شدہ افراد جو
 ہیں یعنی وہ برآمد ہو گئے ہیں سوال یہ ہے کہ اس وقت امن و امان انتہائی تقویشناک ہے۔ ایک
 مہینے کا میں نے آپ کو گلہ دیا (ایف۔ آئی۔ آر) والے کیس کے اور اس لئے ہمارے صوبے
 کے ایک معنوں میں کاروبار ٹھپ ہو رہا ہے۔ ناچر برادری چھارت کی برادری یا جو بھی یہاں
 زندگی ہماری ہے وہ زندگی اس ڈر سے اس خوف سے اس دہشت سے یعنی کوئی کاروبار کر
 نہیں سکتا۔ اسی لئے یعنی انجمن تاجران بلوچستان نے باقاعدہ ۸ مئی کو اعلان کیا ہے کہ وہ کاروبار
 بند کریں گے یعنی وہ اس حد تک مکمل انڈیکس ہے کہ زندگی ٹھپ ہو رہی ہے۔ امن و امان کی
 بگڑتی ہوئی صورتحال کی وجہ سے تو یہ ایسا اہم مسئلہ ہے کہ اس پر تمام اسمبلی کو بحث کرنا
 چاہئے۔ میں ہاشمی صاحب کی اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ ایسے مسائل ہیں لیکن یہ مسئلہ بڑا
 خبیثہ ہے اس کو اگر آپ یعنی بحث کریں اس کے لئے ٹائم رکھے تو شاید زیادہ بہتر ہوگا اس میں
 مختلف ممبر اپنی تجاویز دیں گے۔

جناب اسپیکر سعید احمد ہاشمی صاحب۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی جناب اسپیکر اگر ٹریڈی اینجز Agree کرے تو امن و امان
 کے مسئلے کے لئے ایک دن بحث کے لئے مقرر کر لیا جائے۔ بجائے اس تحریک کے اگر وہ چاہتے
 ہیں کہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ اس میں گورنمنٹ اور ہم بھی بحث کریں گے۔ اگر وہ ملتے ہیں۔
 مسٹر اسد اللہ بلوچ جناب اسپیکر۔ جہاں تک امن و امان کے مسئلہ کا تعلق ہے ہم یہ
 نہیں کہتے ہیں کہ بلوچستان میں جو ہماری گورنمنٹ آئی ہے۔ ہم نے یہاں جنت کے قانون بنائے۔

لیکن تحریک پاکستان میں یہ ڈکیتی اور چوریاں جب ہو رہی ہیں تو اگر بلوچستان کی حکومت کے ریشو کے حساب سے دیکھا جائے تو زیادہ کم ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ ہم چوروں کی حمایت میں ہے۔ گورنمنٹ ان کے پیچھے پڑی ہوئی ہے ہم کوشش کر رہے ہیں لیکن اپوزیشن کا کام صرف یہ نہیں ہے کہ وہ تنقید کرے ایک صحت مند ٹریڈری پنچ کے لئے ایک صحت مند اپوزیشن کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن وہ کس حد تک ہمارے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ چوروں کی کبا انہوں نے نشان دہی کی ہے۔ اور ہم نے نہیں پکڑے ہیں کس حد تک گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں یا گورنمنٹ کو ڈاؤن کرنے کے لئے مختلف ذرائع بہانہ دیکھ کر کہ یہاں چوریاں ہو رہی ہیں اس کو بحث کے لئے منظور کیا جائے۔ پچھلی گورنمنٹ کے ریشو سے دیکھا جائے کیا وہاں چوری نہیں ہوئی تھی۔ ۲۵۰۳۵ قتل ہوئے تھے۔ کئی ڈکیتیاں ہوئی تھیں۔ آیا یہ جو تحریک پیش کر رہے ہیں۔ اگر وہ چور پکڑے گئے تو ان کی پارٹی سے ہوئے پھر جہاں تک تمام صوبے کا تعلق ہے یہ جو تحریک التواء ہے مبہم ہے۔ پورے صوبے کے بتا رہے ہیں صوبے کے کتنے اضلاع میں ان کا بتا دیں کہ کتنے قتل ہوئے ہیں۔ صرف کوئٹہ کا نام ہے صوبہ ایک بحث کے لئے جہاں تک اس کی بائیں ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ نیک نیتی پر مبنی نہیں ہے۔ اس کے حق میں نہیں ہوں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل جناب معزز ممبر ایوان میں پہلی دفعہ آئے ہیں یہ بحث ایوانوں میں ہوتے رہتے ہیں۔ اور ہم بھی ٹریڈری پنچ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ لاء اینڈ آرڈر کے متعلق اپوزیشن تحریک لاتی تھی تو ہم کہتے تھے کہ ٹھیک ہے ڈس کس کر لیں گے۔ تاکہ ان کمزوریوں کی نشان دہی ہو جائے یہ ہمیشہ ہوتا ہے ہم جب اس سائیڈ پر بیٹھے ہوئے تھے ہم اس کی کبھی بھی مخالفت نہیں کرتے تھے کہ ٹھیک ہے جو ہماری کمزوریاں ہیں ان کی بھی نشان دہی ہو جائے اور ایسے واقعات بھی ہیں ان کی نشان دہی ہو جائے یہ واقعتاً کسی کو چھیننے کے لئے یا کسی کو ایکس پلٹنگ کرنے کے لئے نہیں کیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر شیخ جعفر خان مندوخیل۔ میں بھی یہ کہنے والا تھا۔ اگر اس پر کسی کی دو آرا

نہیں ہیں تو اگر ہاؤس کی رائے بنتی ہے کیونکہ اور بزنس نہیں ہے تو کیوں نہ آج اس پر بحث کر لیں۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر) دوٹنگ کر لیں۔

جہاں تک ہم نے بات کی ہے اور ساتھی نے کہا تھا ہم نے یہاں جنت نہیں بنوائی ہے یہ حقیقت ہے بہ نسبت اگر دوسرے صوبوں کے دیکھا جائے۔ وہاں دن دہاڑے مسجدوں میں قتل ہوتے ہیں۔ اور وہاں فائرنگ بھی ہوتی ہیں جو کچھ ہوتا ہے اور جہاں تک گلستان کی حالت ہے وہ بہ نسبت دوسرے صوبوں کے بہتر ہے۔ لہذا گزشتہ حکومتوں کی نسبت لے لیں تو ان سے بہتر ہے تو اس تحریک التواء کی میں نے وضاحت کر دی ہے۔ اس میں بحث کی کوئی بات نہیں رہی ہے۔ جہاں تک تاجر برادری کی بات ہے وہ تاجر برادری جو ہڑتال کرتے ہیں اس کے متعلق میں نے سی ایم صاحب سے بات کی ہے ہم ان سے مذاکرات کر لیں گے۔ یہ مسئلہ نمٹا لیں گے جہاں تک صراف کا قتل ہوا ہے وہ سارے ساتھیوں نے پڑھا ہے وہ دیرینہ دشمنی اور ذاتی معاملے پر ہوا ہے تو اس پر بھی ہمیں افسوس ہے وہ بھی ہماری ذمہ داری ہے کہ اس مجرم کو پکڑیں ایسا نہیں ہے کہ ان کے متعلق کہتے ہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اس قتل کے واقعات کی رحیم صاحب نے وضاحت کی ہے ایسا واقعہ نہیں ہے کہ مجرم کو نہیں پکڑا ہے۔ یا اس کے پیچھے نہیں ہے یا اس کی نشان دہی نہیں ہوئی ہے ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا ہے جہاں تک بحث کے لئے ہے بحث کے لئے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بحث کے لئے رکھتے ہیں بے شک رکھیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب چھوڑیں۔ پنجاب کی تو بات نہ کریں اس کی اپنی پاپولیشن ہے۔ اگر پنجاب کی پاپولیشن کو دیکھا جائے۔ سندھ کی پاپولیشن کو دیکھا جائے۔ بلوچستان ایک تھوٹا سا صوبہ ہے اور یہاں قبائلی رواج بھی ہے اور قبائلی کچھ بھی ہیں اگر ہم اس کے ریشو پر جائیں یا پنجاب کے ریشو یا سندھ کے ریشو۔ تو پھر گورنمنٹ کا مقصد کیا ہے ہمیں ترقی نہیں چاہئے۔ ہمیں امن چاہئے۔ ہمیں شانتی چاہئے۔ ہمیں پتہ ہے کہ لارڈ ہاؤس میں ترقی نہیں ہو

سکتی ہے ہاں اس ضروری پہلو پر کوئی کامن آدی ہو تو اس کے بلوچستان کے لئے کم از کم درد لارڈز میں تو لارڈز کو کیا درد ہوتا ہے وہ تو سارے لارڈز ہیں ان کی تو موروثی سیٹیں ہیں۔ ورثے میں ان کو بد قسمتی میں ملا ہوا ہے جو کنٹریکشن کے لوگ ہیں جو میرٹ پہ آتے ہمیں وہ لازمی کام کے لئے سوچتے ہیں ان کو کام کی کیا ضرورت ہے جناب یہ تو سارے نوابوں اور سرداروں کے کندھے پر چڑھ کر اسمبلی میں بیٹھتے ہیں جو کہ اپنے کندھوں پر اسمبلی میں آیا ہے ان کو پتہ ہے جو عوام نے ان کو پہنچایا ہے۔

پرنس موسیٰ جان جناب یہ نوابوں اور سرداروں کی بات کرتے ہیں ذرا اپنے گریبان میں جھانک کر تو دیکھیں۔ ان کا اپنا کرکٹر کیا رہا ہے؟

جناب اسپیکر کوئی بات نہیں کریم صاحب کی ہر بات درگزر فرما دیا کریں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب سردار اور نواب یہاں آتے۔ ہم برداشت کریں تو کیوں کہ اسمبلی میں سب برابر ہیں۔ اسمبلی کے باہر آپ لوگ اپنا گھوڑا چلاؤ۔

پرنس موسیٰ جان جناب میں مانتا ہوں۔ سب برابر ہیں۔ لیکن جناب ان کی اسمبلی میں حرکات تو دیکھیں۔

جناب اسپیکر پرنس صاحب یہ سارے ہاؤس کے لاڈلے ہیں۔

سردار عبدالحفیظ لونی جناب عبدالرحیم خان مندوخیل نے جو تحریک التواہم پیش کی ہے یہ امن و امان کی کوئی خاص نوعیت کی تو نہیں ہے اس پر پہلے ایک دن بحث ہوتی تھی۔

سب اس پر بحث کے لئے کہہ رہے ہیں تو تھوڑا سا ٹائم دے دیں تاکہ لوگ اس پر مزید بحث کر سکیں۔ اور ہم سونے کے لیے بسترے لے آئیں۔

سردار نثار علی یہ بات درست ہے جناب یہاں امن و امان کا مسئلہ جو سارے پاکستان کا مسئلہ ہے صرف ہمارے صوبے کا مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ ہم کو پتہ ہے اتنا مسئلہ نہیں جتنا

سارے پاکستان میں ہے اور بار بار ہمارے معزز رکن صوبے کا مسئلہ نہیں ہے۔ جتنا سارے پاکستان میں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ بار بار ہمارے معزز رکن آبادی کا حوالہ دیتے ہیں۔ امن و امان کے مسئلے کا آبادی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر اس پر بحث کریں تو کوئی آسمان نہیں گرے گا اور جو کوتاہیاں ہیں اس میں سے کوئی نہیں نکلے گی ایک تعمیری پہلو نظر آ جائے گا۔

جناب اسپیکر Thank you very much

مسٹر اسد اللہ بلوچ اس پر بحث کی ضرورت نہیں ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل بحث کے لئے اسے منظور کیا جائے۔

میر محمد اسلم کپسکی جناب اسپیکر صاحب۔ امن و امان کا مسئلہ چونکہ ہوم منسٹری سے تعلق رکھتا ہے یہ حکم جو ہے وزیر اعلیٰ کے پاس ہے اور وہ خود آج تشریف نہیں رکھتے اس لئے اس بحث کو کسی اور دن کے لئے رکھا جائے۔

جناب اسپیکر وہ درست ہے۔ اس پر رائے یہ ہے کہ اس کو بحث کے لئے کس دن کے لئے رکھ لیتے ہیں۔ اگلے ہفتے میں رکھ دیں گے۔

مسٹر اسد اللہ بلوچ جناب اس کو بحث کے لئے کیوں رکھ رہے ہیں اس پر دوٹنگ کریں۔ ہم بلوچستان میں امن و امان کا دعویٰ نہیں کر رہے ہیں لیکن کچھ حد تک صحیح ہے اس پر بحث نہیں ہونی چاہئے۔

جناب اسپیکر میں اس کو اس طرح سمیٹوں گا اگر ہاؤس کی اجازت ہو۔ درست ہے بڑی اچھی اس وقت گفتگو ہو رہی ہے کوئی ایسی بات نہیں ہے دونوں طرف سے آراء بھی آ رہی ہیں۔ میرے خیال میں تحریک التواہ پر جیسا کہ عبدالرحیم خان مندوخیل نے جو محرک ہے فرماتے ہیں میں زور نہیں دوں گا اور جیسا کہ ٹریڈری بنجری سے بھی بات آئی اگر امن و امان کی بات ہوتی ہے تو ہم ایک دن بات کر لیں گے تو میں سمجھتا ہوں قواعد کے مطابق اس کو ٹریڈری بنجری پیش کرے قواعد کے مطابق تو بہتر رہے گا۔ اس طرح کر لیتے ہیں اور وہ تحریک التواہ پر زور نہیں دیتے ہیں تو انشاء اللہ اسی اجلاس میں ہم کسی ایک دن باقاعدہ طریقے سے لائیں گے اور بحث کریں گے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۸ مئی ۱۹۹۷ء عین بجے سے پھر تک کے لئے
لمتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی چار بجکر عین منٹ پر (سہ پہر) مورخہ ۸ مئی ۱۹۹۷ء عین بجے
تک کے لئے ملتوی ہو گئی)۔